رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

تار کا پتہ الفضل قادیان

رجسٹرڈ ایل ۴۳۵

الفضل

قادیان

ایڈیٹر۔ غلام نبی

The ALFAZL QADIAN.

قیمت سالانہ پیشگی اندرون ہند ۸ روپے

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند ۱۳ روپے

نمبر ۴۹	مورخہ ۱۱ رجب ۱۳۵۳ھ	یوم یکشنبہ	مطابق ۲۱ اکتوبر ۱۹۳۴ء	جلد ۲۲

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

صحابہؓ کا سا اخلاص ۔ وفاداری اور ارادت دکھاؤ

(فرمودہ ۲۱ اکتوبر ۱۹۰۲ء)

فرمایا۔ "اخیر میں منہ سے کہکر جو خدا تعالےٰ اس جماعت کو صحابہؓ سے ملاتا ہے۔ تو صحابہؓ کا سا اخلاص اور وفاداری اور ارادت ان میں بھی ہونی چاہیئے۔ صحابہؓ نے کیا کیا جس طرح پر انہوں نے خدا تعالےٰ کے جلال کے اظہار کو دیکھا اسی طریق کو انہوں نے اختیار کرلیا۔ یہاں تک کہ اس کی راہ میں جانیں دیدیں۔ وہ جانتے تھے۔ کہ بیویاں بیوہ ہونگی۔ بچے یتیم رہ جائیں گے۔ لوگ ہنسی کریں گے۔ مگر انہوں نے اس امر کی ذرا پرواہ نہ کی۔ انہوں نے سب کچھ گوارا کیا۔ مگر اس ایمان کے اظہار سے نہ رُکے۔ جو وہ اللہ اور اس کے رسول پر لائے تھے۔ حقیقت میں ان کا ایمان بڑا قوی تھا اس کی نظیر نہیں ملتی"۔

(الحکم ۱۰ نومبر ۱۹۰۲ء)

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ ۱۷ اکتوبر ۷ بجے شام فیروزپور سے واپس تشریف لائے۔ حضور کی صحت اللہ تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔

۱۹ اکتوبر خطبہ جمعہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے احراریوں کے جلسہ کے متعلق اپنی جماعت کو یہ ہدایت فرمائی۔ کہ ان ایام میں خواہ کسی احمدی پر کوئی کتنی ہی سختی اور تشدد کرے۔ یا کس قدر ہی دل آزاری کرے۔ نہ تو اس کے مقابلہ میں ہاتھ اٹھایا جائے۔ اور نہ زبان ہلائی جائے اگر کسی احمدی پر ظلم ہوتا دیکھا جائے۔ تو بھی اس میں دخل نہ دیا جائے۔ مفصل خطبہ جو جماعت احمدیہ کی تاریخ میں خاص شان کا خطبہ ہے انشاء اللہ آئندہ شائع کیا جائیگا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی طرف سے

ایک سوال کا جواب

ایک صاحب نے حضور کی خدمت میں لکھا
حضور کی تقریر جلسہ سالانہ جو الفضل یکم جنوری ۱۹۳۳ء کے صفحہ ۴ پر بعنوان خواجہ کمال الدین کا انتقال طبع ہوئی جس کا ایک فقرہ یہ ہے۔ کہ دُعا سوائے مشرک کے ہم ہر ایک کے لئے خواہ وُہ کسی مذہب و ملت کا ہو کر سکتے ہیں۔ مگر جنازہ نہیں پڑھ سکتے۔ جب تک کہ اس نے مسیح موعودؑ کی بیعت نہ کی ہو۔ حضور کے الفاظ میں جس دعائے مغفرت کا ذکر آیا ہے اس کی تفصیل نہایت ضروری ہے کیونکہ بعض احمدی حضور کے مضمون کے تحت غیر احمدی متعلقین کے واسطے دعائے مغفرت کرنے کو متوفی کے ورثا کے پاس چلے جاتے ہیں:۔

علاوہ ازیں ایک احمدی کے دفن کے بعد احمدیوں کو دعائے مغفرت کے واسطے کیا عمل کرنا چاہیئے۔ آیا مجلس کی صورت اختیار کی جا سکتی ہے۔ اور سورۂ فاتحہ کیوں نہیں پڑھی جا سکتی۔ کیا حضرت مسیح موعودؑ نے منع فرمایا ہے

کیا غیر احمدی احباب احمدی متوفی کا جنازہ پڑھ لیں۔ اجازت ہے؟

کیا غیر احمدی نکاح خواں احمدی کا نکاح پڑھ دے۔ اور اسی طرح معکوس فریق؟

کیا غیر احمدی براتی احمدیوں میں شامل ہو سکتے ہیں؟

اس کے جواب میں حضورؑ نے لکھایا۔

دُعائے مغفرت کے متعلق میرے الفاظ سے مراد صرف یہ ہے کہ اپنے عزیزوں اور محسنوں کے متعلق جو سلسلہ کے مخالف نہ ہوں، بلکہ تذبذب کی حالت میں فوت ہو گئے ہوں، جوش کے وقت دُعا جائز ہے۔ نہ یہ کہ ان کے گھروں پر جا کر دُعا کرنا یہ تو ہم احمدیوں کے لئے بھی جائز نہیں سمجھتے، مومن کو بزدل نہیں ہونا چاہیئے:۔

دوم۔ سورۂ فاتحہ کا میت کے لئے مجلس قائم کر کے پڑھنا بدعت ہے:۔

سوم غیر احمدی۔ احمدی کا جنازہ بے شک پڑھیں:۔

چہارم۔ میرے نزدیک حرام نہیں۔ کہ احمدی غیر متعصب غیر احمدی سے عند الضرورت نکاح پڑھوا لے۔ کیونکہ نکاح اعلان کا نام ہے۔ لیکن ایسا نکاح زیادہ پسندیدہ نہ ہوگا۔ کیونکہ نکاح میں علاوہ اعلان کے دُعا بھی ہوتی ہے۔ جو ایسے شخص سے کرانی جو خدا تعالیٰ کی ناراضگی خرید چکا ہے۔ فائدہ نہیں دے سکتی:۔

پنجم۔ غیر احمدی احمدیوں کی برات میں شامل ہو سکتے ہیں:۔

(پرائیویٹ سیکرٹری)

ہماری چٹھی کا جواب دیں

سابقہ خریداران خاص نمبر کو چٹھیاں بھیجی گئی ہیں بہتر ہے فرما کر سب احباب خواہ ان کو چٹھی نہیں پہونچی۔ یا پہونچی ہے مطلوبہ تعداد خاتم النبیین نمبر الفضل سے بواپسی آگاہ فرمائیں قیمت فی پرچہ دو آنے، محصولڈاک علاوہ فی پرچہ دو پیسے۔

(مینیجر الفضل)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خاتم النبیینؐ نمبر کیلئے جلد مضمون نظم و نثر ارسال فرمائیے

حسب معمول اب کے بھی "الفضل" کا خاتم النبیینؐ نمبر شائع ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ۔ جس کے لئے بزرگان جماعت اور احباب کرام سے گزارش ہے۔ کہ گزشتہ سالوں کی طرح اس سال بھی اپنے مضامین نظم و نثر ۲۵ اکتوبر تک بھیجکر ممنون فرمائیں:۔

اس دفعہ چونکہ پرچہ کا حجم سابقہ کی نسبت نصف ہوگا۔ اس لئے مضامین جامع اور مختصر تحریر فرمائے جائیں۔ اور خاص کر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے مقرر فرمودہ حسب ذیل عنوانوں پر خامہ فرسائی کی جائے:۔

(۱) ازدواجی زندگی میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا اسوۂ حسنہ:۔

(۲) تبلیغ حق کا فریضہ آپ نے کس طرح ادا فرمایا:۔

اہل علم خواتین سے بھی مضامین کے لئے درخواست کی جاتی ہے۔ امید ہے۔ کہ وُہ فوری توجہ فرمائیں گی۔

جناب چودھری ظفر اللہ خان صاحب کے انتخاب پر مُبارکباد

(۱)

جماعت احمدیہ آگرہ جناب چودھری صاحب کے وائسرائے کے ایگزیکٹو کونسلر مقرر ہونے پر انہیں بہت بہت مبارکباد پیش کرتی ہے۔ اور دُعا کرتی ہے۔ کہ خداوند کریم ان پر اپنے برکات کی بارش نازل کرے۔ اور اس سے بھی بلند مرتبہ عطا کرے نیز جماعت احمدیہ اس نہایت ہی موزون انتخاب پر حکومت کو بھی لائق تحسین سمجھتی ہے، ہم حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ سے استدعا کرتے ہیں۔ کہ حضور چودھری صاحب کی درازی عمر اور کامرانی کے لئے دعا فرمائیں:۔

(۲)

جماعت احمدیہ گوجرانوالہ کے جنرل اجلاس میں مندرجہ ذیل ریزولیوشنز پاس ہوئے۔

(۱) جماعت احمدیہ گوجرانوالہ گورنمنٹ برطانیہ کا شکریہ ادا کرتی ہے۔ کہ اس نے وائسرائے ہند کی ایگزیکٹو کونسل میں جناب چودھری ظفر اللہ خان صاحب کا نہایت موزوں انتخاب کیا ہے۔ اور ان کی خدمات کا جو انہوں نے سلطنت اور ملک کے لئے نہایت قابلیت سے سرانجام دیں عملی طور پر اعتراف کیا ہے۔

۲۔ جماعت احمدیہ گوجرانوالہ جناب چودھری ظفر اللہ خان صاحب کے منصب جلیلہ پر فائز ہونے پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز جناب چودھری صاحب کی خدمت میں ہدیۂ تبریک نہایت خلوص سے پیش کرتی ہے۔ سیکرٹری امور خارجہ جماعت احمدیہ۔ گوجرانوالہ۔

(۳)

بھیرہ میں جس دن جناب ظفر اللہ خان صاحب کے تقرر کی خبر پہنچی۔ اسی دن جماعت احمدیہ نے جلسہ کر کے حسب ذیل ریزولیوشن پاس کئے۔ اول۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں مبارکباد کا تار دیا جائے۔ (۲) حضور وائسرائے کو شکریہ کا تار دیا جائے کہ جناب چودھری صاحب جیسے قابل شخص کا تقرر کیا گیا:۔

(۳) چونکہ چودھری صاحب ولایت میں ہیں۔ اس لئے ایک تار ان کی بیگم صاحبہ کو مبارکباد کا دیا جائے:۔

(نامہ نگار)

چودھری ظفر اللہ خانصاحب کے متعلق مسلمانان ڈیرہ غازی خان کا اظہار اعتماد

مسلمانان ڈیرہ غازی خاں ہز ایکسی لنسی حضور وائسرائے ہند کی خدمت میں چودھری ظفر اللہ خان صاحب کو محترم میاں سر فضل حسین صاحب کا جانشین منتخب فرمانے پر ہدیہ مبارکباد پیش کرتے ہیں۔ اور حضور کو یقین دلاتے ہیں۔ کہ مسلمانان ڈیرہ غازیخاں جناب چودھری صاحب کی ذات پر کامل [illegible]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

نمبر ۴۹ | قادیان دارالامان مورخہ ۱۱ رجب ۱۳۵۳ھ | جلد ۲۲

بانیٔ اسلام کی توہین کرنیوالوں کے متعلق آریوں کا رویہ

مجرم کو خود سزا دینے کی اسلام میں اجازت نہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کراچی اور قصور کے حادثاتِ قتل کے سلسلہ میں آریہ اخبارات کو شکایت ہے۔ کہ "لاہور کے مسلم اخبارات نے تکلفات کو بالائے طاق رکھ کر یہ کہدیا۔ کہ وہ مذہب کے لیے قتل کو جائز سمجھتے ہیں۔ اس لئے وہ اس کی مذمت کے لیے تیار نہیں" اور پوچھتے ہیں۔ کہ "اگر کل کسی غیر مسلم نے کسی مسلم کو اپنے مذہب کی توہین کے لئے قتل کر دیا۔ تو وہ ان کی نظر میں غازی اور شہید ہوگا۔ یا نہیں۔ اگر ہوگا۔ تو معاملہ صاف ہے۔ اور کسی کو شکایت کی گنجائش نہیں۔ اگر نہیں۔ تو مسلم اور غیر مسلم قاتل میں یہ تمیز کیوں" مگر خود باوجود یہ تسلیم کرنے کے کہ "اس بات پر مطلقاً کوئی اختلاف نہیں۔ کہ ہادیانِ مذاہب اور دوسرے ان اشخاص کے متعلق جنہیں کوئی جماعت قابلِ تعظیم سمجھتی ہو۔ لکھتے اور بولتے ہوئے ہر ایک شخص کو پوری احتیاط سے کام لینا چاہیئے" اور باوجود یہ کہنے کے کہ "اگر کوئی کسی جماعت کی دل آزاری یا اس کے مذہبی جذبات کو ٹھیس پہنچانے کا موجب بنتا ہے۔ تو وہ نہ صرف سوسائٹی۔ بلکہ قانونِ وقت کے نزدیک گنہگار ہے۔ نہ صرف سوسائٹی کو متفق ہو کر اس کے اس فعل کی مذمت کرنی چاہیئے۔ بلکہ حکومت کو بھی اس سے مواخذہ کرنا چاہیئے" ان کا اپنا طریقِ عمل یہ ہے کہ آج تک جتنے بھی آریوں نے اسلام اور بانیٔ اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف انتہائی بدزبانی۔ اور درشت کلامی سے کام لے کر مسلمانوں کی دل آزاری کی۔ اور ان کے مذہبی جذبات کو ٹھیس پہنچانے کے جرم کے مرتکب ہوئے ہیں ان میں سے کسی ایک کے خلاف کسی موقعہ پر بھی انہوں نے مذمت کا اظہار نہیں کیا۔ اور اس وقت بھی نہیں کیا۔ جب "قانونِ وقت" کے رو سے اس کا جرم ثابت ہوگیا۔ اور اسے قانونی سزا دے دی گئی۔ یہی نہیں۔ بلکہ ہر بدزبان اور بیہودہ گو آریہ کی بدزبانی کے پلندہ کو بہت بڑا کارنامہ سمجھا گیا۔ اور اسے قانونی گرفت سے بچانے کے لئے انتہائی جدوجہد کی گئی۔

کراچی اور قصور کے واقعات میں بھی آریوں نے یہی راہ اختیار کی۔ قصور کے پالے شاہ اور کراچی کے نتھو رام کے سے نہایت ہی ادنےٰ طبقہ سے تعلق رکھنے والوں نے ۸ کروڑ مسلمانوں کے پیشوائے اعظم کے خلاف نہایت دل آزار اور اشتعال انگیز کتابیں شائع کیں۔ مسلمانوں نے ان کے متعلق اپنے غم و غصہ کا اظہار کیا۔ آخر حکومت کو ان دونوں کے خلاف قانونی کارروائی کرنی پڑی۔ اور وہ مجرم ثابت ہو کر سزایاب ہوئے۔ لیکن متفق ہو کر ان کے جرم کی مذمت کرنی تو الگ رہی۔ کسی ایک آریہ اخبار نے بھی ان کے خلاف آواز نہ اٹھائی۔ بلکہ یہ کوشش کی گئی۔ کہ انہیں معمولی سے معمولی قانونی گرفت سے بھی بچا لیا جائے۔

ان حالات میں کون کہہ سکتا ہے۔ کہ آریہ صاحبان عملی طور پر اپنے تسلیم کردہ اس اصل کی کوئی وقعت سمجھتے ہیں۔ کہ "جو شخص کسی جماعت کی دل آزاری۔ اور اس کے مذہبی جذبات کو ٹھیس پہنچانے کا موجب بنتا ہے۔ اس کی متفق ہو کر مذمت کرنی چاہیئے" اگر آریہ صحیح معنوں میں یہ طریقِ عمل اختیار کرتے۔ تو ہم دعوے کے ساتھ کہہ سکتے ہیں۔ کہ اول تو ان میں سے ایسے لوگ پیدا ہونے ہی بند ہو جاتے۔ جو اسلام کے خلاف نکتہ چینی کرتے ہوئے مسلمانوں کے جذبات کو سخت ٹھیس لگاتے۔ اور ان کی بے حد دل آزاری کرنے کے مرتکب ہوتے ہیں۔ اور اگر ایسا نہ بھی ہوتا۔ تو اس قسم کے حادثات رونما نہ ہوتے۔ جو حال میں کراچی اور قصور میں رونما ہوئے ہیں۔ لیکن افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ آریہ ان لوگوں کی مذمت کرنے میں سخت کوتاہی سے کام لیتے ہیں جو خاص طور پر مسلمانوں کی سخت دل آزاری اور اشتعال انگیزی کا باعث بنتے ہیں اور جب اس کا ناگوار نتیجہ نکلتا ہے۔ تو ایک طرف تو ان بدزبانوں کو جن کی پہلے ان میں کوئی وقعت نہیں ہوتی غیر معمولی رتبہ اور عزت دینے لگ جاتے ہیں۔ اور دوسری طرف قتل کا الزام تمام مسلمانوں پر۔ بلکہ اسلام پر لگانا شروع کر دیتے ہیں۔ حالانکہ جس طرح کوئی شخص اخلاق اور قانونِ وقت کی خلاف ورزی کرتا ہوا مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو ٹھیس لگاتا۔ اور ان کے لئے اشتعال پیدا کرتا ہے۔ اور ہندو اس کے اس فعل کو ذاتی قرار دیتے ہیں۔ اسی طرح جو شخص اشتعال دلانے والے کے متعلق قانون کو اپنے ہاتھ میں لیتا ہے وہ بھی ذاتی طور پر اس کا ذمہ دار ہے۔ اس کے اس فعل کی ذمہ داری نہ تو مسلمانوں پر عائد ہوتی ہے۔ اور نہ اسلام پر۔

باقی رہا یہ کہ بعض مسلم اخبارات نے اس قسم کے قتل کو مذہب کے لیے جائز قرار دیا۔ اور وہ اس کی مذمت کرنے کے لئے تیار نہیں۔ یہ دراصل نتیجہ ہے ہندو اخبارات کی اس روش کا۔ جو انہوں نے قانونِ وقت کے رو سے بھی مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو ٹھیس لگانے کے مجرم ثابت ہو جانے والوں کے متعلق اختیار کر رکھی ہے۔ ان کو شہید دھرم قرار دیا جاتا۔ ان کی یادگاریں قائم کرنے کے لئے اعلان کئے جاتے۔ ان کی تعریف و توصیف کے گیت گائے جاتے۔ اور انہیں ہندو دھرم کے ہیرو بنایا جاتا ہے۔ معمولی سے معمولی عقل کا انسان بھی جانتا ہے۔ کہ مذہبی اور قومی طور پر کسی کی موت کو اسی وقت کچھ وقعت دی جا سکتی ہے۔ جبکہ وہ اپنے مذہب یا قوم کی کوئی خاص خدمت سرانجام دیتا ہوا فوت ہو۔ مگر جن اشخاص کو آریہ اخبارات نے شہید دھرم کا خطاب دیا۔ اور جن کی حمایت میں متفقہ طور پر آواز بلند کی۔ انہوں نے سوائے اس کے کیا کیا۔ کہ مسلمانوں کی دل آزاری کے لئے بدزبانی اور بدگوئی کی۔ اور اس طرح وہ نہ صرف سوسائٹی بلکہ قانونِ وقت کے گنہگار ثابت ہوئے۔ اگر ہندو دھرم دیگر مذاہب کے بانیوں اور پیشواؤں کی توہین و تذلیل کرنے کی اجازت نہیں دیتا۔ اور آریوں کا یہی دعوےٰ ہے۔ تو وہ لوگ جو اس جرم کے مرتکب ہوتے ہیں۔ کیا حق رکھتے ہیں۔ کہ انہیں شہید دھرم قرار دیا جائے۔ اور ان کو وقعت کی نظر سے دیکھا جائے مگر تمام کے تمام آریہ اخبارات نے متفقہ طور پر نتھو رام۔ اور پالے شاہ کی حمایت کی۔ اور انہیں ہر اس عزت و احترام کا مستحق قرار دیا۔ جو ہندو دھرم کے رو سے کسی بڑے سے بڑے انسان کو حاصل ہو سکتی ہے۔ ایسی حالت میں وہ اس بات کی کیونکر توقع رکھ سکتے ہیں۔ کہ تمام کے تمام مسلمان اخبارات ان لوگوں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کے قتل کی مذمت کرنے کے لئے تیار ہو جائیں۔ جنہیں آریہ اخبارات محض اس لئے شہید دھرم قرار دے رہے ہیں۔ کہ وہ بانیٔ اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی توہین کے مرتکب ہوئے۔ اور انہوں نے مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو نہایت ہی سخت ٹھیس لگائی ٭

پس مسلمان اخبارات کا گلہ کرنے سے قبل آریہ اخبارات کو اپنے رویہ پر نظر کرنی چاہیئے۔ اور دیکھنا چاہیئے۔ کہ ایسے لوگوں کی تائید وحمایت کر کے جنہیں وہ بھی سوسائٹی اور قانونِ وقت کے گنہگار سمجھتے ہیں۔ انہیں کوئی حق نہیں۔ کہ مسلمان اخبارات سے ایسے لوگوں کے قتل کی مذمت کرنے کا مطالبہ کریں۔ مگر باوجود اس کے ایسے مسلمان اخبارات ہیں۔ جنہوں نے قانون کو اپنے ہاتھ میں لینے۔ اور مجرم کو خود سزا دینے کی حمایت نہیں کی۔ چنانچہ ہم نے خود اس قسم کے قتلوں کے متعلق اظہار خیالات کرتے ہوئے لکھا تھا۔ ”مذہب اور عقل کے لحاظ سے کوئی اس بات کی حمایت نہیں کر سکتا۔ کہ کسی شخص کو کسی حالت میں بھی قانون کو اپنے ہاتھ میں لینا چاہیے۔ اور کسی مجرم کو خود سزا دینے کی کوشش کرنی چاہیئے“ (الفضل ۷؍ ستمبر) اور ہم یہ بھی بتا دینا چاہتے ہیں۔ کہ اسلام قطعاً اس بات کی اجازت نہیں دیتا۔ کہ کسی مجرم کو کوئی شخص، خود سزا دینے کے لئے تیار ہو جائے۔ خواہ جرم کتنا ہی رنجیدہ کیوں نہ ہو۔ مجرم کو سزا دینا ہر حالت میں حکومت کا کام ہے۔ اور جو شخص حکومت کے فرض کو اپنے ہاتھ میں لیتا ہے۔ وہ غلطی کرتا ہے۔ لیکن دنیا میں لوگ جس طرح اور غلطیاں کرتے ہیں۔ اسی طرح اس غلطی کا امکان بھی ممکن ہے۔ اور اس کے دور ہونے کے متعلق اس وقت تک اطمینان نہیں ہو سکتا۔ جب تک ان وجوہات کا ازالہ نہ کر دیا جائے۔ جو اس کے لئے محرک ہیں۔ اور ازالہ اسی طرح ہو سکتا ہے۔ کہ بالفاظ آریہ اخبار ”پرتاپ“ ”پرکاش“ وغیرہ ادیان و مذاہب۔ اور دوسرے ان اشخاص کے متعلق جنہیں کوئی جماعت قابلِ تعظیم سمجھتی ہو لکھتے اور بولتے ہوئے ہر شخص کو پوری احتیاط سے کام لینا چاہیئے۔ اور جو اس کی خلاف ورزی کرے۔ سوسائٹی کو متفق ہو کر اس کے اس فعل کی مذمت کرنی چاہیئے“

شیعہ ہونے کی بنا پر بیجا مخالفت

سیاسیات میں مذہبی عقائد کے اختلاف کی بناء پر مخالفت کرنا ایک خطرناک رویہ ہے۔ جو مسلمانوں کے لئے نہایت ہی نقصان رساں ہے۔ وہ دیگر اقوام کے مقابلہ میں ہر پہلو سے ... اور ... اختلاف ... بالکل ہی ناتوان

بنا دے گا۔ ایک تو اس لئے کہ وہ ایک دوسرے کی تخریب میں مصروف رہیں گے۔ دوسرے بہت ممکن ہے۔ کہ ایک قابل اور مسلمانوں کی بہترین خدمات سرانجام دینے والا شخص محض اس لئے قومی خدمات سے محروم رہے۔ کہ اس کے خلاف اختلاف عقائد کی بناء پر لوگوں کو مشتعل کر دیا گیا ٭

پنجاب میں جس طرح احراریوں نے مسلمانوں کے سیاسی مفاد کو نقصان پہونچانے کے لئے جماعت احمدیہ کے متعلق اختلافات عقائد کو آڑ بنا رکھا ہے۔ اسی طرح یو۔ پی میں ایک فریق نے شیعوں کے خلاف جدوجہد شروع کر رکھی ہے۔ چنانچہ اخبار ”النجم“ میں اسمبلی کے ایک امیدوار کی اس بناء پر مخالفت کی جا رہی ہے۔ کہ وہ شیعہ ہیں۔ اور یہ کہا جا رہا ہے کہ ان کے زمانہ اقتدار میں لکھنؤ یونیورسٹی اور دیگر شعبوں میں سنیوں کی حق تلفیاں کی گئیں ٭

یہ فیصلہ کرنا تو مقامی لوگوں کا ہی کام ہے۔ کہ ان کا بہتر نمائندہ کون ہو سکتا ہے۔ لیکن کسی امیدوار کی اس لئے مخالفت کرنا کہ وہ شیعہ ہے۔ نہایت ہی نامعقول ہے اور کسی دور اندیش مسلمان کو اسے کچھ وقعت نہ دینی چاہیئے۔ بلکہ یہ دیکھنا چاہیئے۔ کہ کام کرنے کی زیادہ قابلیت۔ اور اہلیت کس میں ہے ٭

”الجمعیۃ“ میں فرقہ واریت کی آگ

کانگرس کے پجاری۔ اور گاندھی جی کے شیدائی اخبار ”الجمعیۃ“ (۱۶؍ اکتوبر) نے اپنے آپ کو بالکل غیر جانبدار ظاہر کرتے ہوئے پنجاب کے ہندو مسلم اخبارات کو مخاطب کر کے لکھا ہے ”گزشتہ چند ماہ سے پنجاب کے ہندو مسلم اخبارات کا رویہ بد سے بدتر ہوتا جا رہا ہے۔ اور جانبین سے اشتعال انگیز مضامین شائع ہو رہے ہیں“

اس کے بعد مسلمان اخبارات کے نام لے لے کر انہیں فرقہ واریت کی آگ کو مشتعل کرنے کے مجرم بتایا ہے۔ لیکن اتنی جرأت نہیں ہوئی۔ کہ اس سلسلہ میں کسی ہندو اخبار کا بھی نام لے سکتا۔ بلکہ انہیں مدافعت کرنے والے قرار دیا ہے۔ قطع نظر اس سے سوال یہ ہے۔ کہ کیا ”الجمعیۃ“ کے دل میں کبھی یہ بھی احساس پیدا ہوا ہے۔ کہ مسلمانوں میں جو فرقہ واریت کی آگ بھڑک رہی ہے۔ اور جسے بعض خود غرض لوگ زیادہ سے زیادہ بھڑکا رکھنا چاہتے ہیں۔ اسے بھی بجھانا ضروری ہے۔ کیونکہ اس کی بدولت نہایت خطرناک نتائج پیدا ہوتے رہتے ہیں۔ یہ احساس پیدا ہونا تو الگ رہا۔ وہ خود مسلمانوں میں فرقہ واریت کے جھگڑے پیدا کرتا رہتا ہے۔ اور ہر اس مسلمان کے خلاف شور مچانا فرض سمجھتا ہے۔ جو کانگرس کی پالیسی کی حمایت کرنا مسلمانوں کے لئے تباہ کن قرار دیتا ہے۔ ایسی صورت میں اسے کہاں تک حق پہونچتا ہے۔ کہ فرقہ واریت کے خلاف ناصح مشفق بن کر نمودار ہو۔ پہلے اسے اپنے صفحات میں سے اس آگ کو فرو کرنا چاہیئے۔ اور پھر دوسروں سے کہنا چاہیئے ٭

اسمبلی کے امیدوار اور احراری

احراری بات بات پر خواہ مخواہ جماعت احمدیہ کے خلاف فتنہ و شرارت پھیلانے کی جو ناپاک کوشش کر رہے ہیں۔ اس کا تازہ ثبوت اس اعلان سے مل سکتا ہے۔ جو صدر مجلس احرار نے حال ہی میں شائع کیا ہے۔ اور جس میں لکھا ہے۔

”حاجی رحیم بخش کی شکست سر فضل حسین۔ مرزائیت۔ اور حکومت کی شکست ہے۔ جس شخص کے دل میں مرزائیت کے خلاف کسی قسم کا کوئی جذبہ ہے۔ اور اس جماعت اور اس کے مذہب کو اسلام کے لئے ناقابل برداشت نقصان خیال کرتا ہے اس کا فرض ہے۔ کہ وہ حاجی رحیم بخش ہی نہیں۔ بلکہ اسمبلی کے ہر اس نمائندہ کی علانیہ مخالفت کرے۔ جو مرزائیوں سے علیحدگی کا علانیہ یقین نہ دلائے۔ مسٹر گابا کی فتح اسلام کی فتح ہے۔ اور حاجی رحیم بخش کی شکست مرزائیت نواز پالیسی کی مکمل شکست ہے“

گویا حاجی رحیم بخش صاحب کی مخالفت کی بناء جماعت احمدیہ سے عداوت اور دشمنی پر رکھی جا رہی ہے۔ حالانکہ حاجی صاحب نہ احمدی ہیں۔ اور نہ جماعت احمدیہ سے ان کے سابقہ تعلقات ایسے رہے ہیں۔ جن کے متعلق احراریوں کو کبھی شکایت پیدا ہوئی ہو ٭

دراصل احراری ہر اس شخص کے خلاف فتنہ آرا ہونا اپنا فرض سمجھتے ہیں جو ان کی خاص اغراض کے لئے آلہ کار بننے کے لئے تیار نہ ہو۔ اور اس پر کوئی نہ کوئی الزام رکھ کر خواہ وہ کتنا ہی مضحکہ خیز کیوں نہ ہو۔ شور مچانا شروع کر دیتے ہیں۔ سنجیدہ اور دور اندیش مسلمانوں کو ان کے شور و شر کو کوئی وقعت نہ دینی چاہیئے۔ اور نہایت دیانتداری سے انہی اصحاب کو اسمبلی کے ووٹ دینے چاہئیں۔ جو اہلیت رکھتے ہوں۔ اور تمام مسلمانوں کے اتحاد کو نہایت قیمتی چیز سمجھتے ہوں۔ احراری انتخابات کے ختم ہونے کے بعد جھاگ کی طرح بیٹھ جائیں گے لیکن اگر اسمبلی میں قابل نمائندے نہ گئے۔ تو مسلمانوں کے مفاد سخت خطرہ میں پڑ جائیں گے۔ ہندو صرف ان لوگوں کو اسمبلی کے لئے منتخب کر رہے ہیں۔ جو اسلامی حقوق کی مخالفت کا وعدہ کریں۔ ایسے لوگوں کا مقابلہ کرنے کے لئے اگر قابل مسلمان منتخب نہ ہونگے۔ تو مسلمانوں کو ..

سخت نقصان اٹھانا پڑے گا ٭

285

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خطبہ جمعہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احراریوں کا فتنہ

جماعت احمدیہ ہوشیار اور بیدار رہے

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے

فرمودہ ۱۲ اکتوبر ۳۴ء

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

آج میں اسی سلسلہ میں جس کے متعلق پچھلے خطبات میں بعض ہدایات دیتا رہا ہوں۔ ایک بات کہنا چاہتا ہوں لیکن سب سے پہلے اس امر کا اظہار ضروری سمجھتا ہوں۔ کہ بوجہ اس کے کہ اب لوگ مسجد میں زیادہ ہوتے ہیں۔ اور ممبر تک پہنچنے میں دیر ہو جاتی ہے۔ جو موذن

مسجد میں داخل ہونے کے ساتھ ہی اذان

شروع کر دیتے ہیں۔ وہ اپنی مرضی سے نہیں کرتے۔ بلکہ میری ہدایت یہی ہے۔ کہ جب میں مسجد میں داخل ہوں۔ وہ اذان شروع کر دیں۔ تا لوگوں کے مصافحوں سے فارغ ہو کر میں خطبہ کے لئے تیار ہو جاؤں۔ اور یہی طریق

حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ

کا تھا۔ وہ بھی جب مسجد میں داخل ہوتے۔ تو اشارہ فرما دیتے تھے۔ کہ اذان شروع کر دی جائے۔ (یہ وضاحت حضور نے اس لئے فرمائی۔ کہ اس جمعہ میں ایک صاحب نے موذن کو روکا تھا۔ کہ اس وقت تک اذان شروع نہ کرو۔ جب تک کہ حضور ممبر پر پہنچکر خطبہ کے لئے تیار نہ ہو جائیں) وہ امر جس کے متعلق میں کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ یہ ہے کہ

قادیان میں احراری فتنہ

کی وجہ سے ہماری جماعت کے بعض لوگ مضطرب سے ہونے جاتے ہیں۔ اور یوں معلوم ہوتا ہے۔ کہ ان کے دلوں میں کچھ گھبراہٹ اور جلد بازی کے آثار پیدا ہو رہے ہیں۔

مومن کا فرض

ہے۔ کہ ہوشیار رہے۔ اور اس میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی مثال ہمارے لئے اسوہ حسنہ ہے۔ ایک دفعہ مدینہ کے باہر شور ہوا۔ تو آپ جھٹ گھر سے نکلے۔ اور کسی صحابی کا گھوڑا لے کر جو ایسی جگہ بندھا تھا۔ جہاں آپ بآسانی پہنچ سکتے تھے۔ اکیلے ہی اس شور کی وجہ معلوم کرنے کے لئے چلے گئے۔ ان دنوں خبر مشہور تھی۔ کہ وہ

عیسائی قبائل

جو قیصر کے ماتحت تھے مدینہ پر حملہ کرنے والے ہیں۔ ایک صحابی بیان کرتے ہیں۔ کہ ہم لوگ شور سنکر اکٹھے ہوئے بعض مسجد نبوی میں جمع ہو گئے۔ اور بعض نے ادھر ادھر باتیں کرنا شروع کر دیں۔ اور سب اس انتظار میں تھے۔ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جسطرح ارشاد فرمائیں کیا جائے۔ اتنے میں ہم نے دیکھا۔ کہ

ایک سوار

باہر سے آ رہا ہے۔ اور پاس آنے پر معلوم ہوا۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم ہیں۔ آپ نے فرمایا میں شور سنکر دیکھنے گیا تھا۔ کہ کیا بات ہے۔ مگر کوئی بات نہیں ہے۔ اس سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ آپ ہوشیاری اور احتیاط میں دوسروں سے کس قدر بڑھے ہوئے تھے۔ حالانکہ آپ سے زیادہ بہادر اور کوئی نہیں ہو سکتا۔ جسے

اللہ تعالیٰ کا قرب

حاصل ہو۔ اسے اور کس کا خوف ہو سکتا ہے۔ اس کے لئے تمام ڈر مٹ جاتے ہیں۔ بے شک حذر اس کے

اعلےٰ اخلاق

میں سے ایک خلق ہوتا ہے۔ مگر ڈر بالکل نہیں ہوتا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس موقعہ پر پہلے اس گھوڑے کی تعریف کی۔ اور فرمایا۔ یہ تو سمندر ہے۔ پھر ان لوگوں کی تعریف کی۔ جو مسجد میں جمع ہو گئے تھے۔ اور فرمایا کہ ایسے مواقع پر جمع ہو جانا بہتر ہوتا ہے۔ اور جمع ہونے کے لئے

مسجد سے بہتر جگہ اور کوئی نہیں

ہو سکتی۔ تاریخ سے پتہ لگتا ہے۔ کہ جب حضرت عثمان رضؓ کے زمانہ میں شورش ہوئی۔ تو صحابہ کو باغیوں نے گھروں میں بند کر دیا تھا۔ اگر صحابہ ہوشیاری سے کام لیتے اور مسجد میں جمع ہو جاتے۔ تو وہ واقعہ کبھی نہ ہوتا۔ جو ہوا۔ باغیوں نے سب مکانوں پر پہرہ لگا دیا۔ اور کسی کو باہر نکلنے نہیں دیا۔ اور چونکہ اکیلا آدمی زیادہ کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ اس لئے صحابہؓ کچھ نہ کر سکے۔ اور باغیوں نے

حضرت عثمان رضؓ

کو شہید کر ڈالا۔ تو بے شک ہوشیاری اور بیداری اعلےٰ اخلاق میں سے ہے۔ اور مومن کو ہمیشہ ہوشیار و چوکس رہنا چاہیئے۔ مگر ہوشیاری اور چیز ہے۔ اور اضطراب اور۔

ہوشیاری سے مراد

یہ ہے۔ کہ ہم خبردار رہیں۔ کہ دشمن کیا کرتا ہے۔ لیکن

اضطراب کے معنے

یہ ہیں۔ کہ ہم سمجھ نہیں سکتے۔ کیا کرنا چاہیئے۔ بیداری اس لئے ہوتی ہے۔ کہ دیکھا جائے دشمن کیا کرتا ہے۔ یا کیا کرنا چاہتا ہے۔ پھر عقل سے اس کا مقابلہ کرنا ہے۔ اس کے شر سے بچنے کے لئے مناسب طریق اختیار کرنا ہے۔ لیکن یہ چیز مجھے کسی صورت میں پسند نہیں۔ کہ

لوگوں میں اضطراب

پیدا ہو۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ الامام جنۃ یقاتل من ورائه۔ پس جب امام موجود ہے۔ تو وہ خود سمجھ سکتا ہے۔ کہ کیا کرنا چاہیئے۔ اور کس طرح کرنا چاہیئے۔

جماعت کا کام

صرف یہ ہے۔ کہ ہوشیار اور بیدار رہے۔ خبر رکھے۔ کہ دشمن کیا کرتا ہے۔ اور پھر مرکز کی طرف سے ہدایات کی منتظر رہے پھر جو حکم ملے۔ پوری فرمانبرداری کے ساتھ اس پر عمل کرے اور یہ خیال بھی کسی کے دل میں نہ آئے۔ کہ اس طرح مال و جان یا عزت و آبرو پر کسی قسم کا حرف آئے گا۔ یہی

کامیابی کی راہ

ہے۔ جو اللہ تعالے نے بتائی ہے۔ ہمیں اس بات کی فکر کرنی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کوئی ضرورت نہیں۔ کہ کسی فتنہ کا کیا نتیجہ نکلے گا۔ انسان کو ڈر ہمیشہ غیب یعنے لاعلمی کی حالت میں ہوتا ہے۔ کسی سوراخ میں خواہ

دس ہزار کی تھیلی

ہی پڑی ہو۔ مگر انسان اس میں ہاتھ ڈالتے ہوئے ڈریگا کہ کہیں سانپ نہ ہو۔ لیکن اگر اسے یقین ہو۔ کہ کسی سوراخ میں سانپ ہے۔ تو شاذ ہی اسے دلیری سے بچا ہی لے۔ لوگ اندھیرے میں جاتے ہوئے ڈرتے ہیں۔ کہ سانپ بچھو وغیرہ نہ کاٹ لے۔ لیکن جب سانپ یا بچھو سامنے آجائے۔ تو اسے مار لیتے ہیں۔ پس بزدل تو بہر حال ڈرتا ہے۔ لیکن دلیر کو جب

خوف کی حقیقت

معلوم ہو جائے۔ تو اس کے مقابلہ کے لئے تیار ہو جاتا ہے مگر جس جماعت کو یقین ہو۔ کہ ہم ہی جیتیں گے اور فتح پائینگے دشمن سے اسے

کیا خوف ہو سکتا ہے

جسطرح ہم میں سے ہر ایک کو یہ یقین ہے۔ کہ اس کا فلاں باپ اور فلاں ماں ہے۔ جس طرح اسے اپنے بچوں اور بیوی کے متعلق یقین ہے۔ جس طرح وہ اپنے دوستوں کو جانتا ہے جس طرح اسے یہ علم ہے۔ کہ ہم ہندوستان کے باشندے اور قادیان کے رہنے والے ہیں۔ جسطرح سورج اور چاند کے وجود پر یقین ہے۔ اسی طرح بلکہ اس سے بڑھ کر ہم اس بات پر یقین رکھتے ہیں۔ کہ

احمدیت خدا کی طرف سے ہے

اور وہ بہر حال غالب ہوگی۔ پس کسی فتنہ کے نتیجہ کے متعلق تو ہمیں شبہ ہو ہی نہیں سکتا۔ کیونکہ ہمارے لئے نتیجہ ظاہر ہے۔ اور اسے کوئی نہیں بدل سکتا۔ جف القلم بما ھو کائن۔ جو کچھ ہونا ہے۔ اس پر خدا تعالےٰ کی روشنائی خشک ہو چکی ہے۔ خدا ہی ہے۔ جو اسے بدل سکتا ہے۔ مگر وہ خود کہہ چکا ہے۔ کہ بعض سنتیں ایسی ہیں جنہیں ہم بھی نہیں بدلا کرتے۔ اس لئے

نتائج کے لحاظ سے

ہم خدا تعالےٰ کے فضل سے بے فکر ہیں۔ جو مخالفتیں ہمارے لئے مقدر ہیں۔ اور جو فتنے ہم نے دور کرنے ہیں۔ ان کے مقابل میں اس

موجودہ فتنہ کی حقیقت

اتنی بھی نہیں۔ جتنی کہ ایک ہاتھی کے مقابل میں چیونٹی کی ہو سکتی ہے۔ جو مشکلات ہمارے لئے مقدر ہیں۔ وہ اتنی بڑی ہیں۔ کہ بعض احمدیوں کے خیال میں بھی نہیں آسکتیں۔ صرف وہی لوگ جانتے ہیں جنہیں اللہ تعالےٰ نے ان کا علم عطا کیا ہے۔ اور وہ بھی ظاہر نہیں کرتے۔ جب تک کہ خدا تعالیٰ ان کے اظہار کا موقعہ نہ لے آئے۔ ان مشکلات کے مقابلہ میں یہ فتنہ تو ایسا ہی ہے۔ جیسے راستہ چلتے ہوئے کسی کے

پاؤں کے آگے کنکر

آجائے۔ اور وہ اسے پاؤں کی ٹھوکر سے پرے پھینکدے ہم نے تو اس آسمان کو بدلکر نیا آسمان اور اس زمین کو بدلکر نئی زمین پیدا کرنی ہے۔ ہم نے پہاڑوں کو اڑانا اور سمندروں کو خشک کرنا ہے۔

نیا آسمان اور نئی زمین

بنانے کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے رویا کو پورا کرنا ہے۔ پس یہ چیزیں ہمارے سامنے کچھ حقیقت نہیں رکھتیں۔ اللہ تعالےٰ کی یہ بھی سنت ہے۔ کہ جب کوئی برگزیدہ قوم

سست اور غافل

ہونے لگے۔ تو اسے آزمائش کے طور پر کسی ابتلا میں ڈال دیتا ہے۔ پس ہمیں یہ تو ڈر نہیں۔ کہ دشمن ہم پر غالب آجائیگا ہمارے لئے جو خطرہ ہو سکتا ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ ہم خود اپنی جانوں یا آئندہ نسلوں کے لئے کسی

فتنہ کا موجب

نہ ہو جائیں۔ یا ہماری مقدر فتح کچھ عرصہ پیچھے نہ جا پڑے۔ اس کے سوا کچھ نہیں۔ ان چیزوں کو کھاو کی طرح سمجھو۔ اس فتنہ کی اتنی ہستی نہیں۔ اس کا عشر عشیر بھی نہیں۔ جو

غیر مبایعین کا فتنہ

تھا۔ یہ بیچارے تو زیادہ سے زیادہ سال چھ ماہ تک شور کر سکتے ہیں۔ ان لوگوں میں سے استقلال اڑ چکا ہے۔ یہ کسی کام کے لئے اٹھیں۔ چند ماہ تک تو ایسا شور رہے گا کہ یوں معلوم ہوگا۔ کہ اب دنیا ان کی یلغار سے نہیں بچے گی لیکن بعد میں ایک سرے سے دوسرے سرے تک گذر جاؤ کوئی بولتا ہوا بھی سنائی نہ دے گا۔ یہ لوگ جو ان کے مقابلہ میں بھی جنہیں اللہ تعالےٰ کی تائید اور نصرت حاصل نہیں۔ صرف بول کر اور کچھ عرصہ شور و شر کر کے خاموش ہو جاتے ہیں۔ وہ ہمارا کیا نقصان کر سکتے ہیں۔ بے شک چونکہ ہوشیار اور بیدار رہنا مومن کا فرض ہے۔ اس لئے ہمیں ایسا ہی رہنا چاہیئے وگرنہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے ان کے اعمال کے نتیجہ کے طور پر تو یہی بات ہے۔ کہ

ہمارے مخالف

مولوی لمبے عرصہ تک کوئی کام نہیں کر سکتے۔ کچھ عرصہ تک شور و شر کرتے ہیں۔ اور جب کچھ کام نہ ہوتا دیکھ کر لوگ چندہ دینا بند کر دیتے ہیں۔ تو یہ کوئی اور راہ نکال لیتے ہیں۔ پھر یہ لوگ خود ہی تھوڑے عرصہ بعد خاموش ہو جاتے ہیں۔ پس اپنے

مقدر انجام

اور ان کے حالات کے لحاظ سے ہمیں کسی قسم کی گھبراہٹ کی ضرورت نہیں۔ ہاں بیداری ضروری ہے۔ مگر جو لوگ مضطرب ہوں۔ وہ بیدار نہیں ہو سکتے۔ اور جو بیدار نہیں وہی مضطرب ہوتے ہیں۔ ایسے لوگ

دشمن کی شرارت دیکھکر

چاہتے ہیں۔ کہ منٹ دو منٹ میں فیصلہ کر دیں۔ مار دیں۔ یا مر جائیں۔ کیونکہ وہ یہ نہیں کر سکتے۔ کہ سال بھر روزانہ کچھ عرصہ جاگ کر دشمن کو ناکام بنانے کی کوشش کریں۔ مگر یہ بھی دراصل بزدلی ہے۔ کیونکہ

ڈرپوک آدمی

زیادہ دیر تک تکلیف برداشت نہیں کر سکتا۔ بہادری یہ ہے کہ اگر اللہ تعالےٰ ہزار سال کے لئے چاہتا ہے۔ کہ ہم مخالفین کی طرف سے بیدار رہیں۔ تو ہم ایسا ہی کریں۔ ہم نے تو کام کرنا ہے۔ جو کام اللہ تعالےٰ چاہے لے لے۔ اگر وہ ہمارے لئے بیٹھنا مقرر کر دے۔ تو چاہیئے کہ بیٹھے رہیں۔ اور اگر چلنا مقرر کر دے۔ تو چاہیئے۔ چلتے رہیں۔

احد کی جنگ

میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے چند صحابہ کو ایک درہ پر کھڑا کیا۔ اور فرمایا کہ چاہے فتح ہو یا شکست اس جگہ کو ہرگز نہ چھوڑنا۔ آخر اللہ تعالےٰ نے دشمنوں کو شکست دی۔ اور مسلمانوں نے ان کا تعاقب کیا۔ اس وقت ان لوگوں نے جو درہ پر مقرر تھے۔ اپنے افسر سے کہا۔ کہ ہم تو جہاد سے محروم ہی رہ گئے۔ اب تو فتح ہو گئی۔ چلو ہم بھی شامل ہو جائیں۔ افسر نے بہتیرا سمجھایا۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے

فتح کی صورت

میں بھی یہاں سے ہلنے کی ممانعت کی تھی۔ مگر انہوں نے جواب دیا۔ کہ آپ کا مطلب تو صرف زور دینا تھا۔ یہ غلطی ہوگی۔ کہ اب بھی ہم یہیں کھڑے رہیں۔ افسر نے تو جانے سے انکار کر دیا۔ مگر وہ بھاگ گئے۔ حضرت خالد نے جو اس وقت تک مسلمان نہ ہوئے تھے۔ درہ کو خالی دیکھ لیا۔ اور چونکہ ذہن تیز تھا۔ اس لئے اس موقعہ کو غنیمت سمجھا۔ اور اپنی فوج کو جمع کر کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسلمانوں پر پیچھے سے حملہ

کر دیا۔ جو افسر وہاں کھڑے رہے تھے۔ وہ بے چارے کیا کر سکتے تھے۔ آن واحد میں ٹکڑے ٹکڑے ہوگئے۔ اور نتیجہ یہ ہوا۔ کہ مسلمان جو سمجھ رہے تھے۔ کہ ہماری فتح ہو چکی ہے۔ انہیں اس وقت ہوش آیا۔ جب واپس لوٹنے کی بھی کوئی راہ نہ رہی۔ سب لشکر پراگندہ ہوگیا۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم چند آدمیوں سمیت دشمن کے نرغہ میں آگئے۔ یہ اتنا بڑا فتنہ کس لئے پیدا ہوا۔ صرف اس وجہ سے کہ ان لوگوں نے سمجھ لیا تھا۔ کہ کھڑا رہنے کا نام جہاد نہیں۔ حالانکہ اگر کسی کو

دینی مصلحت

سے بظاہر ایک آرام کی حالت میں کھڑا کر دیا جائے۔ تو اس کے لئے یہ بھی جہاد ہی ہے۔ جہاد یہی ہے۔ کہ دین کے لئے جو حکم ہو۔ اس پر عمل کیا جائے۔ بلکہ ایک طرح

تلوار کے ساتھ جہاد کرنے والے

سے ایسے انسان کا درجہ زیادہ ہوتا ہے۔ کیونکہ اسے تو اللہ تعالےٰ کی راہ میں جان دینے کی لذت حاصل ہو رہی ہوتی ہے۔ اور یہ کڑھ رہا ہوتا ہے۔ کہ مجھے جو یہاں کھڑا کردیا گیا ہے۔ شاید یہ سزا ہی ہو۔ اس لئے اسے دوہرا ثواب ہوتا ہے۔ بہر حال یہ ثابت ہے۔ کہ ان لوگوں کو جو کسی کام پر مقرر کئے جائیں ویسا ہی جہاد کا ثواب ہوتا ہے۔ جیسا کہ تلوار سے جہاد کرنے والوں کو

جہاد کے لئے

لڑنا مرنا ہی ضروری نہیں۔ بلکہ اگر حکم ہو۔ تو گالیاں کھا کر صبر کرنا۔ ماریں کھانا۔ دشمن کو حملہ کرتے دیکھ کر خاموش رہنا۔ بھی ویسا ہی جہاد ہے۔ الامام جنۃ یقاتل من ورائہ میں یہی بتایا گیا ہے۔ کہ اسی کا نام جہاد ہے۔ کہ جو امام کہے ویسا ہی کرو۔ نفس انسانی بھی بعض دفعہ ایسے دھوکے دیتا ہے۔ کہ مثلاً ہم بہت سست ہیں۔ چپ چاپ بیٹھے ہیں

دشمن کی شرارتوں کا سدباب

نہیں کرتے۔ لیکن اگر یہ خیال کر لیا جائے۔ کہ امام موجود ہے وہ جو حکم دے گا۔ وہی بہتر ہوگا۔ تو پھر ایسے خیالات خود بخود دور ہو جاتے ہیں۔ پس اضطراب کبھی نہ پیدا ہو۔ ہاں ہوشیار ضرور رہو۔ کہ کیا ہو رہا ہے۔ خود قدم نہ اٹھاؤ۔ بلکہ

انتظار کرو

کہ امام کیا حکم دیتا ہے۔ اس وقت سارے ہندوستان میں احمدیت کے خلاف بہت شور ہے۔ مگر جن مخالفتوں کا مقابلہ کرنا ہمارے لئے مقدر ہے۔ ان کے مقابلہ میں یہ شور و شر

کچھ حقیقت نہیں رکھتا۔ میرے پاس جو رپورٹیں آتی ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ

بعض حکام

بھی فتنہ انگیزوں سے ملے ہوئے ہیں۔ اور بعض اوقات ایسے احکام صادر کر دیتے ہیں۔ جن سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ گویا انگریزوں کی نہیں بلکہ

سکھوں کی حکومت

ہے۔ سکھوں کے ایک زمانہ میں بعض اوقات ایسا ہوتا تھا۔ کہ سکھ کوئی لکھا ہوا کاغذ لئے پھرتے۔ اور ظاہر یہ کرتے کہ گویا کسی کا خط آیا ہے۔ اور ہر راہ گذر سے کہتے۔ کہ اسے پڑھ دو۔ اور جو پڑھ دیتا۔ یا جواب میں کوئی عربی یا فارسی کا لفظ بول دیتا۔ اسے مسلمان سمجھ کر تلوار سے گردن اتار دیتے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سنایا کرتے تھے۔ کہ

امرتسر میں ایک سکھ

ایسا ہی خط لئے پھرتا تھا۔ اس زمانہ میں ڈاکخانے تو نہیں تھے۔ اس لئے خط سے موجودہ زمانہ کے مروج خط مراد نہیں۔ بلکہ کوئی تحریر مراد ہے۔ جو شخص اس تحریر کو پڑھ دیتا۔ اسے وہ سکھ مار ڈالتا۔ چنانچہ ایک شخص سے اس نے پڑھنے کو کہا۔ تو اس نے جواب دیا۔ کہ میں تو بالکل پڑھا ہوا نہیں ہوں۔ وہ سکھ کہنے لگا۔ کہ اگر پڑھے ہوئے نہیں تو یہ کلیلیاں کہاں سے سیکھ گئے ہو۔ اور یہ کہہ کر تلوار چلا دی عجیب بات ہے۔ کہ آج مسلمان سکھوں کی تعداد کی نسبت سے آدھے تعلیم یافتہ ہیں۔ مگر اس زمانہ میں تعلیم یافتہ شخص کو لازماً مسلمان سمجھا جاتا تھا۔ تو میں کہہ رہا تھا۔ کہ آج کل بعض افسر بھی بعض اوقات ایسے ہی حکم دے دیتے ہیں مجھے یہ معلوم کر کے تعجب ہوا۔ کہ

ایک مجسٹریٹ

نے بعض غیر احمدیوں سے کہا۔ کہ تم کیوں علیحدہ جمعہ کی نماز پڑھتے ہو۔ احراریوں کے ساتھ کیوں نہیں پڑھتے۔ انگریزوں کا مقرر کردہ مجسٹریٹ تو ایسا نہیں کہہ سکتا۔ ہاں احراریوں کا اپنا مجسٹریٹ ہو۔ تو وہ بے شک یہ بات کہہ سکتا ہے۔ بہر حال اس وقت بعض حکام بھی اس مخالفت میں کسی نہ کسی طرح فتنہ انگیزوں کو مدد دے رہے ہیں۔ مگر اچھی طرح یاد رکھو۔ کہ یہ چیزیں کوئی حقیقت نہیں رکھتیں۔ اور ان سے گھبراہٹ کی کوئی وجہ نہیں۔ کچھ عرصہ کی بات ہے۔ یہاں ہمارے

مخالفین کی طرف سے کچھ شورش

ہوئی۔ اس وقت ایک دوست کے متعلق مجھے معلوم ہوا۔ کہ وہ بھی موقعہ پر موجود تھے۔ وہ صحابی ہیں۔ میں نے انہیں

اس لئے بلایا۔ کہ صحیح حالات معلوم کروں۔ مگر وہ بجائے گواہی دینے کے مجھے تسلی دینے لگے۔ کہ آپ پرواہ نہ کریں یہ باتیں کچھ بھی نہیں ہیں۔ ہم نے اس سے

بہت بڑی مخالفتیں

دیکھی ہیں۔ ایک دفعہ ہم کچھ لوگ مٹی کھود رہے تھے۔ اور نانا جان (حضرت میر ناصر نواب صاحب رضی اللہ عنہ) نے ہمیں یہ کام سپرد کیا تھا۔ کہ اتنے میں کسی نے آکر کہا۔ کہ مرزا نظام الدین آرہے ہیں۔

مرزا نظام الدین صاحب

ہمارے چچا تھے۔ ان کو اپنے حقوق کا بہت خیال رہتا تھا اور وہ اس بات کو اپنے مالکانہ حقوق کے منافی خیال کرتے تھے۔ کہ دوسرے لوگ کہیں سے مٹی وغیرہ اٹھائیں۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کی عام اجازت دے رکھی تھی۔ تو وہ دوست مجھے سنانے لگے۔ کہ جب کسی نے آکر کہا۔ کہ مرزا نظام الدین آگئے۔ تو باقی لوگ تو سب چلے گئے۔ مگر میں وہیں کھڑا رہا۔ اور ہاتھ اٹھا کر میں نے دعا کی۔ کہ اے خدا اس وقت مجھ پر وہی وقت آیا ہے۔ جو تیرے رسول پر غار ثور میں آیا تھا۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ مرزا نظام الدین آئے۔ مگر میں انہیں نظر نہ آیا۔ گویا اس دوست نے اس

نہایت معمولی واقعہ

کو غار ثور کے واقعہ کے برابر سمجھا۔ اس طرح بعض لوگ معمولی باتوں کو بہت اہمیت دے لیتے ہیں۔ ایسا نہیں ہونا چاہیئے۔

افسروں میں سے بعض

ایسے بھی ہوتے ہیں۔ جو قانون کو سمجھ نہیں سکتے۔ بعض دیانتداری اور بعض بددیانتی سے بھی غلطیاں کرتے ہیں۔ مگر ان باتوں کی پرواہ نہ کرو۔ ہماری نظر اس گورنمنٹ کی طرف نہیں۔ بلکہ

آسمانی گورنمنٹ

کی طرف ہے۔ اور ہماری کامیابی کا انحصار تقوےٰ پر ہے پس اپنے اعمال کی اصلاح کرو۔ اور اپنے دلوں میں تقویٰ پیدا کرو۔ ایک دفعہ ایک نظم لکھتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک مصرعہ لکھا تھا۔

"ہر اک نیکی کی جڑ یہ اتقا ہے"

اور اس پر دوسرا مصرعہ یہ الہام ہوا۔

"اگر یہ جڑ رہی سب کچھ رہا ہے"

پس ہمارے لئے خدا تعالےٰ نے کامیابی کا گر یہی رکھا ہے۔ کہ تقوےٰ سے وابستہ رہیں۔ اپنے اندر بیداری اور تقویٰ پیدا کرو۔ ہم دنیوی باتوں سے کامیاب نہیں ہو سکتے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دوست علم جتھہ کوئی چیز ہمیں کامیاب نہیں کر سکتی۔ دنیا میں ہم سے بہت زیادہ یہ چیزیں رکھنے والے موجود ہیں۔ ہم تو ایسی صورت میں ترقی کر سکتے ہیں۔ کہ

اللہ تعالیٰ کے حکم سے

فرشتے ہمارے آگے آگے کہتے جائیں۔ کہ ان کے لئے راستہ چھوڑ دو۔ رستہ چھوڑ دو۔ پس تم اپنے نفوس میں تقویٰ۔ خوف الٰہی اور بیداری پیدا کرو۔ تم میں سے کتنے ہیں۔ جو

تہجد کی نماز

پڑھتے ہیں۔ اگر اللہ تعالیٰ کے ساتھ تعلق پیدا کر لو۔ تو خود بخود ہی سب کام ہوتے جائیں گے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

ایک قصہ

سنایا کرتے تھے۔ کہ ایک شخص کسی سفر پر جانے لگا۔ تو اس نے اپنا

کچھ روپیہ قاضی کے پاس

بطور امانت رکھوا دیا۔ عرصہ کے بعد واپس آ کر اس نے جب روپیہ مانگا۔ تو قاضی کی نیت بدل گئی۔ اور اس نے کہا جاؤ اپنی عقل کی دوا کرو۔ کونسا روپیہ اور کیسی امانت۔ میرے پاس تم نے کب روپیہ رکھوایا تھا۔ اس نے کوئی تحریر وغیرہ تو لی نہیں تھی۔ کیونکہ وہ سمجھتا تھا۔ قاضی صاحب کی ذات ہی کافی ہے۔ مگر قاضی صاحب نے کہا کہ اگر کوئی روپیہ رکھ گئے تھے۔ تو لاؤ ثبوت پیش کرو۔ کوئی رسید دکھاؤ کوئی گواہ لاؤ۔ اس نے بہت یاد دلایا۔ مگر وہ یہی کہتا گیا۔ کہ تمہارا دماغ پھر گیا ہے۔ میں نے کوئی روپیہ نہیں لیا۔ آخر اس نے جا کر

بادشاہ کے پاس شکایت

کی۔ بادشاہ نے کہا کہ عدالت کے طور پر تو میں تمہارے خلاف فیصلہ پر مجبور ہوں۔ کیونکہ کوئی تحریر نہیں گواہ نہیں۔ ہاں ایک ترکیب بتاتا ہوں۔ اگر تم سچے ہو تو اس سے فائدہ اٹھا سکتے ہو۔ فلاں دن ہمارا جلوس نکلے گا اور قاضی بھی اپنی ڈیوڑھی کے آگے موجود رہے گا۔ تم بھی کہیں اس کے پاس کھڑے ہو جانا۔ میں تمہارے پاس پہونچ کر تمہارے ساتھ بے تکلفی سے بات چیت شروع کر دوں گا۔ کہ تم ہمیں ملنے کیوں نہیں آتے۔ اتنے عرصہ سے ملاقات نہیں ہوئی۔ اور تم نے کہنا کہ یونہی کچھ پریشانیاں سی تھیں۔ اس لئے حاضر نہیں ہو سکا۔ اس شخص نے ایسا ہی کیا۔ اور

جلوس کے دن

قاضی صاحب کے پاس ہی کھڑا ہو گیا۔ بادشاہ آیا۔ تو بادشاہ نے قاضی کی بجائے اس شخص سے مخاطب ہو کر بات شروع کر دی۔ اور کہا تم کہاں چلے گئے تھے۔ عرصہ سے ملاقات نہیں ہوئی۔ اس نے اپنے سفر کا حال بتایا پھر بادشاہ نے پوچھا۔ واپسی پر کیوں نہیں ملے۔ اس نے جواب دیا۔ کہ یونہی بعض پریشانیاں تھیں۔ کچھ وصولیاں وغیرہ کرنی تھیں۔ بادشاہ نے اسے کہا کہ نہیں تمہیں ضرور ملنا چاہئے تھا۔ جلدی جلدی آیا کرو۔ جب

بادشاہ کا جلوس

گذر گیا۔ تو قاضی صاحب نے اس سے کہا کہ میاں ذرا بات تو سنو۔ تم اس دن آئے تھے اور کسی امانت کا ذکر کرتے تھے۔ میں اب بوڑھا ہو گیا ہوں عقل اچھی طرح کام نہیں کرتی۔ کچھ اتا پتا بتاؤ۔ تو یاد آ جائے۔ اس نے پھر وہی باتیں یاد دلائیں۔ جو پہلے کئی بار دلا چکا تھا۔ اس پر قاضی صاحب کہنے لگے۔ اچھا فلاں قسم کی تھیلی تمہاری ہی ہے وہ تو پڑی ہے لے جاؤ۔ اور لا کر روپیہ اسے دے دیا یہ قصہ سنا کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرمایا کرتے تھے کہ

دنیا کی مخالفت

سے کیا ڈرنا ہے۔ کوئی بڑے سے بڑا جرنیل بھی تو تلواروں اور گولیوں وغیرہ سے ہی نقصان پہنچا سکتا ہے۔ مگر یہ ساری چیزیں ہمارے خدا کی ہیں۔ اگر وہ کہے کہ اس طرف وار نہ کرو تو کون کر سکتا ہے۔ پس بندہ کو

اللہ تعالیٰ سے دوستی

چاہئیے۔ اس سے محبت کرنی چاہیئے۔ ڈر سے یا مرنے مارنے سے کام نہیں بنتا۔ ترقی کی یہی راہ ہے کہ انسان اپنے آپ کو خدا کے ہاتھ میں دے دے۔ اور جس طرف وہ لے جانا چاہے۔ چلتا جائے۔

ٹرکی میں تبلیغ احمدیت

برادرم عزیز یحییٰ صاحب ترک جو جناب مفتی محمد صادق صاحب کے زمانہ تبلیغ امریکہ میں احمدی ہوئے تھے۔ امریکہ سے واپس اپنے وطن اناطولیہ علاقہ یورپین ٹرکی میں پہونچ کر وہاں سے اپنے خط مورخہ ۳۰ جولائی میں لکھتے ہیں۔ میں روزانہ قرآن کریم پڑھتا ہوں۔ اور احمدیہ لٹریچر کو پڑھ سکنے کے قابل ہونے کی غرض سے انگریزی بھی سیکھ رہا ہوں۔ میں نے یہاں اکثر مسلمانوں کو احمدیت کے اصول اور امتیازی نشانات سے آگاہ کیا ہے۔ اور تبلیغ کر رہا ہوں۔ اللہ تعالیٰ انہیں قبولیت کی توفیق دے۔ صوفی بنگالی صاحب کا رسالہ انگریزی بھی یہاں پہنچتا ہے۔

قادیان میں احرار کی فساد آرائی

پولیس کا عجیب رویّہ

کئی بار ثابت کیا جا چکا ہے۔ کہ قادیان میں احرار کی آمد محض فساد انگیزی کے لئے ہے۔ اور ان کی سرگرمیوں کا سابقہ ریکارڈ اس امر پر شاہد ہے۔ کہ ہر جگہ ان کا مقصد فتنہ انگیزی اور فساد آرائی کے سوا کچھ نہیں ہوتا۔ قادیان میں جب سے تین چار احراری وارد ہوئے ہیں۔ ان کی طرف سے کئی طرح فساد برپا کرنے کی کوشش کی جا چکی ہے۔ جماعت احمدیہ کے پیشوا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے خلاف بدزبانی کرنا۔ طرح طرح کے اتہام لگانا۔ احمدیوں کی پرائیویٹ املاک نیز صدر انجمن احمدیہ اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جائداد پر ناجائز تصرف کرنے کی کوششیں کرنا۔ ایسی حرکات ہیں جن سے ذمہ دار حکام ناواقف نہیں ہو سکتے۔ پولیس کے رپورٹروں کی موجودگی میں احراریوں کی طرف سے جس قدر بدزبانی کی جاتی ہے۔ وہ اگر رپورٹروں کی دیانت داری کی نذر نہیں ہو گئی۔ تو آج بھی ریکارڈ میں موجود ہو گی۔ مگر حیرت ہے کہ ذمہ دار حکام نے ان سب حرکات اور اشتعال انگیزیوں کو اس طرح نظر انداز کر رکھا ہے۔ گویا سب کچھ ان کے ایما سے ہو رہا ہے۔ جماعت احمدیہ امن و قانون کے احترام کے لئے ان سب باتوں کو انتہائی تحمل اور بردباری سے برداشت کر رہی ہے۔ اور آج تک فسادات کے بیسیوں مواقع کو جو خواہ مخواہ احراریوں نے پیدا کئے ٹالتی چلی آ رہی ہے۔ لیکن افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ تکالیف میں روز بروز اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ اور اگر حکام بالا نے انصاف کے ساتھ ان کے انسداد کی طرف توجہ نہ کی۔ تو نتیجہ کی ذمہ داری انہیں پر عائد ہو گی۔

۱۴ اکتوبر کا واقعہ ہے۔ کہ صبح گیارہ بجے کے قریب احراریوں سے تعلق رکھنے والے بعض لوگوں نے ایک احمدی میاں عبداللہ صاحب جلد ساز کے مکان کی جبکہ وہ گھر میں نہ تھے۔ ایک دیوار جو مسجد احراریاں کے رخ پر واقعہ ہے۔ گرانی شروع کر دی۔ اور اس قدر بد اخلاقی سے کام لیا۔ کہ مستورات کی بے پردگی کا بھی کوئی

287

خیال نہ کیا۔ میاں عبد اللہ صاحب کو جب اطلاع ہوئی تو انہوں نے مقامی پولیس میں جاکر دادرسی کی درخواست کی مگر وہاں سے جواب ملا کہ یہ دیوانی معاملہ ہے۔ قابل دست اندازی پولیس نہیں۔ اس پر وہ واپس آگئے۔ اور ڈپٹی کمشنر صاحب کی خدمت میں ارجنٹ تار دیا۔ ایک بجے کے قریب بٹالہ سے پولیس آگئی۔ اور آتے ہی میاں عبد اللہ صاحب کو بلا کر زیر حراست کر لیا۔ اور کئی ایک دیوار گرانے والوں میں سے صرف ایک شخص کو بلا کر بٹھا لیا۔ وہ شخص میاں عبد اللہ صاحب سے بذریعہ ثالث فیصلہ کرانے پر رضامند تھا۔ مگر بعض وہ لوگ جو فساد کے بڑھنے میں ہی اپنا نفع دیکھتے ہیں۔ انہوں نے فیصلہ نہ ہونے دیا۔ اس پر پولیس نے یہ عجیب وغریب کارروائی کی۔ کہ میاں عبد اللہ صاحب کے گھر میں مداخلت بے جا کرکے ان کی مقبوضہ دیوار گرانے والے چار پانچ آدمیوں کو چھوڑ دیا۔ اور صرف ایک شخص کے ساتھ میاں عبد اللہ صاحب کو بھی ہتھکڑی لگا کر بٹالہ پہنچا دیا اور اس طرح ظاہر کیا۔ کہ جو فعل گیارہ بجے تک دیوانی اور ناقابل دست اندازی پولیس تھا چند ہی گھنٹوں میں فوجداری بن گیا۔ اور فوجداری بھی ایسا کہ دیوار گرانے والوں میں سے صرف ایک کو پکڑا گیا لیکن ساتھ ہی مالک مکان کو بھی گرفتار کرکے حوالات میں پہنچا دیا گیا۔

ہم ضلع کے ذمہ وار حکام کے ساتھ گورنمنٹ پنجاب پر بھی واضح کر دینا چاہتے ہیں۔ کہ یہ خیال نہ کیا جائے۔ کہ ہم حالات کی صحیح صورت کو سمجھنے سے قاصر ہیں۔ ہم خدا کے فضل سے بخوبی جانتے ہیں۔ کہ یہ کیا ہو رہا ہے۔ ہاں امن پسندی اور آئین کی پابندی کو قائم رکھنے کی ہر ممکن طریق سے کوشش کر رہے ہیں۔ لیکن افسران حکومت کو بھی اپنا رویہ ایسا نہ بنانا چاہیئے جس سے طبائع پر یہ اثر پڑے۔ کہ حکومت شورہ پشت لوگوں سے دب کر امن پسند شہریوں کے حقوق کی حفاظت سے صرف قاصر ہی نہیں۔ بلکہ ان کو الٹا دباتی ہے۔ افسران کی یہ ذہنیت ملک میں امن کا موجب نہیں۔ بلکہ فسادات کا پیش خیمہ ہے۔

لجنہ اماء اللہ کی رپورٹیں

میں پہلے بھی اعلان کر چکا ہوں۔ کہ جماعتیں لجنہ اماء اللہ کی رپورٹیں بھی انصار اللہ کی ماہواری رپورٹ کے ساتھ بھیج دیا کریں۔ لیکن دوستوں نے اس طرف توجہ نہیں کی۔ اس لئے یاد دہانی کے لئے دوبارہ اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ جہاں جہاں لجنہ اماء اللہ قائم ہوں۔ انکی رپورٹیں باقاعدہ ہر ماہ کے آخر پر بھجوا دیا کریں۔ تا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں انکی کارگزاری پیش کرکے دعا کی درخواست کی جائے۔ (ناظر دعوۃ وتبلیغ قادیان)

مختلف مقامات میں انصار اللہ کی تنظیم

وینگورلہ (میسور)

حکیم محمد یونس صاحب سکرٹری جماعت احمدیہ وینگورلہ لکھتے ہیں۔ جماعت ہذا کے تین افراد انصار اللہ کی تحریک میں شامل ہوئے ہیں۔ جو اقرار کرتے ہیں۔ کہ ایک دن مہینہ میں صرف تبلیغ کے لئے وقف کریں گے۔ اور نظارت دعوۃ وتبلیغ کے انتظام کے ماتحت جہاں حکم ہوگا تبلیغ کریں گے۔

مگوئی (برما)

بابو برکت علی خان صاحب کنٹریکٹر مگوئی لکھتے ہیں چند دوستوں کی وفات کی وجہ سے یہ انجمن ٹوٹ گئی تھی۔ اب پھر نئے سرے سے قائم کی گئی ہے۔ اور دوستوں نے انصار اللہ میں نام لکھوائے ہیں۔ رپورٹ ماہواری باقاعدہ ارسال کی جایا کرے گی۔

عالم گڑھ (ضلع گجرات)

جناب سخی محمد صاحب سکرٹری تبلیغ لکھتے ہیں۔ سات اشخاص انصار اللہ کی تحریک میں شامل ہوئے۔ اور عہد کیا۔ کہ وہ انصار اللہ کے جلسوں میں باقاعدہ حاضر ہوکر تعلیمی کورس کے ماتحت اپنے آپ کو تبلیغ کے لئے تیار کریں گے اور تبلیغ کرتے رہیں گے۔

بکھو بھٹیاں (ضلع سیالکوٹ)

نور احمد خاں صاحب سکرٹری تبلیغ اطلاع دیتے ہیں۔ انصار اللہ کے متعلق تحریک کی گئی۔ آٹھ اصحاب ممبر بنے۔ اور لائحہ عمل انصار اللہ کے مطابق کام کرنے کا وعدہ کیا۔

بھاگل پور

مولوی امیر الدین احمد صاحب لکھتے ہیں۔ مولوی غلام احمد صاحب مجاہد کی تحریک پر چھ اشخاص نے انصار اللہ میں داخل ہونے کے لئے نام پیش کئے۔ اور وعدہ کیا۔ کہ وہ لائحہ عمل انصار اللہ کے مطابق کام کرینگے۔

سانے وال (ضلع لدھیانہ)

شیخ مبارک احمد صاحب مولوی فاضل نے سانے وال میں انصار اللہ میں شامل ہونے کی تحریک کی۔ ۹ افراد نے نام پیش کئے۔ اور لائحہ عمل انصار اللہ کے مطابق کام کرنے کا وعدہ کیا۔

سرائے نورنگ

حکیم عبد الرحیم صاحب اطلاع دیتے ہیں۔ تمام ممبران جماعت احمدیہ نے انصار اللہ میں شمولیت کا اقرار کیا۔ اور مہینے میں ایک دفعہ باہر دیہات میں تبلیغ کیلئے

کشمیر کے مظلوم مسلمان مزدور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبار "مارتنڈ" کشمیر مورخہ ۱۸ اسوج ۱۹۹۱ء کی اشاعت میں سلک فیکٹری جموں کو تخفیف میں لانے کے متعلق لکھا ہے جہاں تک سلک فیکٹری کے بند ہونے کا تعلق ہے۔ ہمیں کوئی وجہ نظر نہیں آتی ہے۔ کہ اس فیکٹری کو کیوں بند کر دیا جائے گا۔ اگر حکومت کا جواب یہ ہے۔ کہ بلا فروخت ریشم کے انبار حکومت کے پاس پڑے ہیں۔ مگر جہاں تک واقعات کا تعلق ہے۔ حکومت کے ذمہ وار افسروں کی غلطی ہے۔ کہ انہوں نے اس وقت ریشم فروخت کرنے سے انکار کیا جب ریشم کے خریدار پیدا ہو گئے تھے۔ ہم اس بات کے خواہاں ہیں کہ اس ملک میں انڈسٹریز کو بڑھایا جائے نہ کہ موجودہ انڈسٹریز کو ہی اڑا دیا جائے۔

ہم اس مضمون کو نہایت ہی قابل قدر سمجھتے۔ اور اس کے ساتھ پورا پورا اتفاق رکھتے ہیں۔ نیز ہم اس وقت اس بات کو مہذب دنیا کے سامنے لاکر اپنی حالت زار کو پیش کرنا چاہتے ہیں۔ ہم نمائندگان لیبر یونین سلک فیکٹری سری نگر سے بذریعہ درخواست اس بات کو افسران کے نوٹس میں لائے تھے جبکہ کارخانہ ہذا کے ریشم کے لئے خریدار پیدا ہوئے تھے۔ اور معقول قیمت پر ریشم فروخت ہو سکتا تھا۔ مگر بد قسمتی سے ہم غریبوں کی کوئی شنوائی نہ ہوئی۔ پھر الٹا اس کا نزلہ ہم غریب قلیوں پر ہی گرایا جاتا ہے۔ کبھی کارخانہ سے نکال دیا جاتا ہے۔ کبھی کارخانہ ہی مہینوں کے لئے بند کیا جاتا ہے۔ مزدوری میں تخفیف کر دی گئی۔ بہانہ صرف یہ ہوتا ہے۔ کہ ریشم بکتا نہیں۔ ہم حیران ہیں۔ کہ جب کارخانہ ہذا بند کرکے غریب اور مظلوم قلیوں کو اس بے روزگاری کے زمانہ میں فاقہ کشی کا شکار بنایا جاتا ہے تو کیوں کارخانہ کے سٹاف کو بدستور تنخواہیں ملتی رہتی ہیں۔ اور بغیر کسی آمدنی کے خزانہ سرکار پر بوجھ ڈالا جاتا ہے۔ گویا ریشم کے نہ بکنے کا اثر صرف غریب قلیوں پر ہی پڑتا ہے۔ افسران اعلیٰ جن کی غلطی سے موقعہ پر ریشم فروخت نہ ہوا۔ اس سے مستثنیٰ ہیں۔ یونین کی استدعا ہے۔ کہ

(الف) ان افسروں سے جواب طلب کیا جائے۔ جنہوں نے موقعہ پر ریشم فروخت نہ کیا۔

(ب) کارخانہ کے بڑی بڑی تنخواہیں پانے والے افسروں کی تنخواہوں میں مناسب تخفیف کی جائے۔

(ج) کارخانہ کے بند کرنے کے مواقع پر سب ملازمین کارخانہ کو تنخواہیں نہ دی جائیں۔ (سکرٹری لیبر یونین سری نگر)

جماعت احمدیہ نے یوم التبلیغ کس طرح منایا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدا تعالیٰ کے فضل سے ۳۰ ستمبر کا یوم التبلیغ احمدی جماعتوں نے ہر جگہ کامیابی کے ساتھ منایا۔ اور عمدگی کے ساتھ فریضہ تبلیغ ادا کرنے کی کوشش کی۔ ذیل میں موصولہ اطلاعات کا خلاصہ درج کیا جاتا ہے۔

کپورتھلہ

یوم التبلیغ کو ایک احمدی مولوی صاحب کو بلا کر صداقت احمدیت پر تقریر کرائی گئی۔ تقریر کے دوران میں مخالفین نے بہت مخالفت کا اظہار کیا۔ اور پاس ہی گراموفون بجانا شروع کر دیا۔ اللہ تعالیٰ انہیں ہدایت دے۔ فضل محمد

خانپور (ریاست بہاولپور)

اردگرد کے تین دیہات میں تبلیغ کی گئی۔ علاوہ زبانی تبلیغ کے ٹریکٹ بھی تقسیم کئے۔ لالمیف

سکندر آباد

۳۰ ستمبر یوم التبلیغ کو احباب ۹ بجے صبح الہ دین بلڈنگس میں جمع ہوئے۔ تین پارٹیاں بنا کر حلقہ ہائے تبلیغ مقرر کئے گئے۔ تمام دن غیر احمدی رشتہ داروں میں تبلیغ کی گئی۔ تبلیغی لٹریچر بھی کافی تعداد میں تقسیم کیا۔ احمدی مستورات نے بھی اس دن تبلیغ میں پورا حصہ لیا۔ سکرٹری تبلیغ

دہلی

جماعت احمدیہ دہلی نے یوم التبلیغ بڑی عمدگی سے منایا۔ شہر کے مختلف حصوں میں احباب کے وفد بنا کر بھیج دئے گئے۔ جنہوں نے سارا دن تبلیغ میں گذارا۔ ۲ ہزار کے قریب ٹریکٹ تقسیم کئے گئے۔ میر مہدی حسن صاحب مالک احمدیہ فرنیچر ہاؤس اور بابو کرامت اللہ صاحب نے کشمیری گیٹ کے حلقہ میں لاؤڈ سپیکر کے ذریعہ تبلیغ کی۔ بابو اعجاز حسین صاحب امیر جماعت احمدیہ نے ایک مضمون ختم نبوت پر شائع کرایا۔ عبد الحمید سکرٹری

جہلم

جماعت احمدیہ جہلم نے سارا دن تبلیغ میں گذارا۔ غیر احمدی رشتہ داروں میں خصوصیت سے تبلیغ کی گئی۔ دو صد سے زائد ٹریکٹ تقسیم کئے۔ سردار شاہ سکرٹری

نوشہرہ چھاؤنی

یوم التبلیغ کو احباب جماعت نے لوگوں میں انفرادی تبلیغ کی۔ ۸۰۰ کی تعداد میں ٹریکٹ تقسیم کئے گئے۔

لوگوں نے بڑے شوق سے ہماری باتوں کو سنا۔ محمد عبد اللہ سکرٹری

ایبٹ آباد

دوستوں نے انفرادی تبلیغ بہت سرگرمی سے کی۔ یہاں کے ایک مشہور خاندان سادات میں خصوصیت سے تبلیغ کی گئی۔ ہماری باتوں کو انہوں نے بڑی خوشی سے سنا۔ اور سلسلہ کی کتب پڑھنے کا وعدہ کیا۔ عبد الحق سکرٹری تبلیغ۔

کمال ڈیرہ (سندھ)

یوم التبلیغ کو تمام احمدی دوستوں نے اپنے اپنے غیر احمدی رشتہ داروں میں تبلیغ کی۔ سندھی زبان میں ٹریکٹ تقسیم کئے۔ علاقہ کے معززین کو بھی تبلیغ کی گئی۔ سکرٹری تبلیغ

اٹھوال (ضلع گورداسپور)

تمام جماعت نے بڑے شوق سے ۳۰ ستمبر کا سارا دن تبلیغ میں گذارا۔ اردگرد کے دیہات میں بڑی سرگرمی سے تبلیغ کی۔ ۱۷ گاؤں میں تبلیغ کی گئی۔ محمد رمضان

قصور

یوم التبلیغ کو دوستوں نے انفرادی تبلیغ میں حصہ لیا تمام شہر میں تبلیغ کی گئی۔ اور ٹریکٹ بھی تقسیم کئے۔ جناب مرزا عزیز احمد صاحب اور ملک عبد الرحمن صاحب مالک فلور ملز خاص طور پر شکریہ کے مستحق ہیں۔ جنہوں نے ٹریکٹوں کی اشاعت اور دیگر اخراجات برداشت کئے۔ محمد رحمت اللہ سکرٹری

سارچور (ضلع گورداسپور)

یوم التبلیغ کو تمام احمدی دوستوں نے اپنے اپنے غیر احمدی رشتہ داروں میں تبلیغ کی۔ چوہدری مولاداد سکرٹری

عقل کوا (خاندیش)

۳۰ ستمبر کو بعض معززین کو چائے پر مدعو کر کے احمدیت کی تبلیغ کی گئی۔ اور اس طرح ان کو پیغام حق سنایا گیا ملک حسن محمد

راولپنڈی

جماعت کے یکصد احباب نے تیس وفود کی صورت میں تمام شہر اور مضافات شہر میں تبلیغ کی۔ تبلیغی ٹریکٹ بھی تقسیم کیا گیا۔ احمدی مستورات نے بھی تبلیغ میں حصہ لیا فضل الٰہی

علاقہ بہار

۳۰ ستمبر کو بھاگلپور۔ پورینی جمگاؤں۔ مونگھیر۔ خانپور آرہ۔ بہار شریف۔ آرٹھا۔ نرکٹیا گنج۔ اور بیگوسرائے میں تبلیغ کی گئی۔ ان تمام مقامات سے مجھے جو رپورٹیں موصول ہوئی ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ احباب نے بڑی سرگرمی سے اس دن تبلیغ میں حصہ لیا۔ امیر الدین

کالا باغ (ہزارہ)

یوم التبلیغ کو غیر احمدی رشتہ داروں اور دیگر معززین کو تبلیغ کی گئی۔ قریباً ۱۵۰ ٹریکٹ تقسیم کئے۔ برکت علی

اہرانہ (ضلع ہوشیارپور)

یوم تبلیغ کو احباب جماعت احمدیہ نے اپنے اپنے غیر احمدی رشتہ داروں میں تبلیغ کی۔ تبلیغی اشتہار اور ٹریکٹ بھی تقسیم کئے۔ امیر محمد خاں

کالا گوجراں (جہلم)

تمام جماعت نے سارا دن تبلیغ کی۔ سکول کے طلبائ اور ملازمین میں ٹریکٹ تقسیم کئے گئے۔ بعض احباب نے اپنے دوستوں کو تبلیغی لٹریچر بذریعہ ڈاک روانہ کیا۔ دو صد کے قریب ٹریکٹ تقسیم کئے گئے۔ عبد القیوم سکرٹری تبلیغ

کڑیال (ضلع امرتسر)

۳۰ ستمبر کو تمام جماعت نے یوم التبلیغ منایا۔ اردگرد کے دیہات میں تبلیغ کی گئی۔ خواندہ اشخاص کو ٹریکٹ دئے گئے۔ چوہدری غلام محمد

سیلون (کولمبو)

جماعت احمدیہ سیلون نے ۳۰ ستمبر کو یوم التبلیغ منایا تمام احباب شام تک فریضہ تبلیغ کی ادائیگی میں مصروف رہے شہر کے ہر حصہ میں تبلیغ کی گئی۔ اور تبلیغی لٹریچر تقسیم کیا گیا۔ عبد المجید احمدی

جالندھر

یہاں کی جماعت نے بڑی سرگرمی سے یوم التبلیغ گذارا۔ رات کے ۱۰ بجے تک لوگوں کو تبلیغ کی گئی اور پیغام احمدیت پہنچایا گیا۔ لوگوں نے بڑی توجہ سے ہماری باتوں کو سنا۔ حکیم فقیر احمد

288
Digitized by Khilafat Library Rabwah

خریداران الفضل جن کا چندہ ختم ہے

مندرجہ ذیل خریداران الفضل کا چندہ مابین ۱۶ اکتوبر و ۱۵ نومبر کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے۔ مہربانی فرما کر آئندہ کے لئے چندہ بذریعہ منی آرڈر بھیج کر ممنون فرمائیں۔ ورنہ نومبر کے ہفتہ اول میں وی پی ہونگے۔ وی پی ایک ہفتہ امانت رکھے جاسکتے ہیں۔

نمبر خریداری	نام
۱۳۶	میاں محمد شریف صاحب
۱۶۱	پیر حاجی احمد صاحب
۲۱۳	بابو محمد عثمان صاحب
۳۰۳	مولوی کرم داد خان صاحب
۳۰۵	ڈاکٹر محمد اشفاق صاحب
۳۶۲	بابو عبدالغفور صاحب
۴۷۰	چوہدری مولا بخش صاحب
۴۸۲	ملک عبدالعزیز صاحب
۶۷۸	سید غلام صفدر صاحب
۷۹۳	مولوی عمرالدین صاحب
۸۰۰	مولوی نیاز محمد صاحب
۹۱۹	ملک رسول بخش صاحب
۱۴۱۵	شرف الدین صاحب
۱۴۹۲	چوہدری محمد حیات خان صاحب
۱۶۹۱	مولوی غلام رسول صاحب
۱۸۱۷	بابو اللہ بخش صاحب
۱۸۹۸	میاں سراج الدین صاحب
۲۰۰۴	میاں نصیر الدین صاحب
۲۰۴۵	ایم محمد عظیم صاحب
۲۲۳۱	میر سکندر علی صاحب
۲۲۷۱	شیخ محمد آصف زمان صاحب
۲۳۲۹	نصیر احمد صاحب
۲۸۶۴	سلطان سرخرو صاحب
۲۸۹۹	قاضی عبدالوحید صاحب
۲۹۵۵	ملک محمد رفیق صاحب
۳۳۲۷	غلام قادر بخش صاحب
۳۴۹۳	بیگ عالم خان صاحب
۳۷۳۵	بابو اللہ جوایا ظہور احمد
۳۸۹۰	ڈاکٹر سراج الدین صاحب
۳۸۹۷	مستری عطاء الرحمٰن صاحب
۳۹۲۵	محمد حسین خان صاحب
۳۹۴۸	ایم بی فخرالدین صاحب
۴۱۹۱	قمرالدین صاحب
۴۲۹۸	ایم کے عابد شریف صاحب
۴۴۱۶	محمد حسین صاحب
۴۴۷۶	ملک غلام رسول صاحب
۴۵۳۰	خدا بخش صاحب
۴۶۳۶	غلام محمد صاحب اختر
۴۶۸۵	ڈاکٹر محمد عبدالحق صاحب
۴۷۵۹	حافظ عبدالسلام صاحب
۴۷۹۱	رسالدار محمد یعقوب خان صاحب
۴۹۲۵	عبدالرحیم صاحب
۵۰۴۹	شریف احمد صاحب
۵۰۸۴	دوست محمد صاحب
۵۲۳۰	چوہدری سردار خان صاحب
۵۵۰۰	ملک خدا یار صاحب
۵۶۱۴	ملاں کرم الٰہی صاحب
۵۶۲۵	مسٹر محمد عمر خان صاحب
۵۸۵۹	شیخ غلام علی صاحب
۵۸۹۴	سید عبدالجبار صاحب
۶۲۱۱	عبدالقیوم صاحب
۶۳۱۴	عبدالغفور صاحب
۶۲۵۴	بیگم صاحبہ نواب محمد علی خان صاحب
۶۳۰۴	شیخ محمد حسین صاحب
۶۴۲۶	چوہدری غلام محمد صاحب
۶۴۷۴	اے جی ناصر صاحب
۶۷۰۰	شمس الدین صاحب
۶۷۲۶	حبیب الرحمٰن صاحب
۶۸۱۶	شیخ عزیز احمد صاحب
۶۸۲۸	ماسٹر محمد ابراہیم صاحب
۶۸۸۰	محمد الیاس صاحب
۶۹۱۱	عبدالکریم صاحب
۶۹۹۲	نذیر حسین صاحب
۷۱۲۱	محمد حسین خان صاحب
۷۱۵۴	خلیفہ عبدالرحیم صاحب
۷۲۲۳	سید موسیٰ رضا صاحب
۷۲۴۰	چوہدری سردار احمد صاحب
۷۲۸۷	بنت ڈاکٹر احمد خان صاحب
۷۴۸۵	سلطان احمد صاحب
۷۴۳۹	صلاح الدین خالد صاحب
۷۵۵۸	ملک حسن محمد صاحب
۷۵۸۲	ماسٹر محمد شفیع صاحب
۷۶۳۹	اسرار محمد ابرار محمد صاحب
۷۸۷۹	حاجی غنی موسیٰ صاحب
۷۹۰۰	ڈاکٹر احمد الدین صاحب
۷۹۱۱	مستری محبوب عالم صاحب
۷۹۱۷	چوہدری غلام حسین صاحب
۷۹۵۲	احمد حسین و سعید صاحب
۸۰۴۲	محمد کٹی صاحب
۸۰۴۹	محمد ابراہیم صاحب
۸۱۵۰	منشی غلام محمد صاحب
۸۱۶۵	بابو غلام محمد صاحب
۸۱۷۰	چوہدری دنی داد خان صاحب
۸۳۱۳	حاجی محمد صدیق صاحب
۸۳۳۴	فضل الرحمٰن صاحب
۸۳۸۵	بابو مہر الٰہی صاحب
۸۴۰۹	حکیم محمد یٰسین صاحب
۸۴۳۹	عبدالعزیز صاحب
۸۴۴۲	مینیجر احمدیہ فرنیچر سٹور
۸۴۴۶	کیپٹن پی ڈی احمد صاحب
۸۴۹۵	مرزا محمد شفیع صاحب
۸۶۴۴	اخوند محمد اکبر صاحب
۸۶۶۴	بابو غلام حسین صاحب
۸۷۴۴	محمد صدیق صاحب
۸۷۴۵	جناب ظفر الحق صاحب
۸۷۵۵	چوہدری کرم بخش صاحب
۸۷۸۰	شیخ محمد بخش صاحب
۸۸۳۹	صوبیدار خوشحال خان
۸۹۴۶	شیخ کرم الدین صاحب
۹۰۲۰	محمد الدین صاحب
۹۰۴۲	چوہدری فتح خان صاحب
۹۰۴۹	سید احمد صاحب
۹۰۶۱	محمد ابراہیم صاحب
۹۰۷۷	سید حسام الدین صاحب
۹۰۹۳	ایم اے خلیل الحسینی صاحب
۹۰۹۴	محمد حیات صاحب
۹۰۸۵	مولوی عبدالباقی صاحب
۹۱۱۰	محمد لطیف صاحب
۹۱۵۸	سیٹھ خیرالدین صاحب
۹۱۶۱	حسین بخش صاحب
۹۱۶۳	سید محمد افضل شاہ
۹۱۷۰	خادم علی صاحب
۹۱۷۱	ایم آئی ایس عبدالقادر صاحب
۹۱۹۲	حاجی جلال الدین صاحب
۹۲۴۷	بابو عطاء اللہ صاحب
۹۲۴۶	منتظم صاحب
۹۲۹۴	محمد اسمٰعیل صاحب
۹۳۰۵	عبدالقیوم صاحب
۹۳۰۹	قمرالدین صاحب
۹۳۱۶	غلام احمد صاحب اختر
۹۳۲۶	بابا پیر بخش صاحب
۹۳۳۴	منشی عبداللہ خان صاحب
۹۳۴۹	ایم زبیر صاحب
۹۴۳۲	سیکرٹری انجمن احمدیہ
۹۴۵۲	بابو غلام قادر صاحب
۹۴۶۸	غلام مرتضیٰ خان صاحب
۹۴۷۵	محمدی بیگم صاحبہ
۹۵۰۹	محمد رمضان صاحب
۹۵۱۳	چوہدری غلام حسین صاحب
۹۵۱۹	سید محمد حسین صاحب
۹۵۳۲	رشید احمد صاحب
۹۵۳۴	راجہ محمد نواز خان صاحب
۹۵۳۵	فیروز احمد صاحب
۹۵۳۶	چوہدری علی گوہر صاحب
۹۵۳۹	محمد عبدالعزیز صاحب
۹۵۴۳	چوہدری علی احمد صاحب
۹۵۴۵	شیخ فیروز الدین صاحب
۹۵۴۸	اے کے احمدی
۹۵۵۴	مرزا رشید احمد صاحب
۹۵۵۷	ملک غلام مہدی خان صاحب
۹۵۶۲	جمعدار عبداللہ خان صاحب
۹۵۶۹	محمد حسین صاحب
۹۵۹۸	سید تاج حسین صاحب
۹۶۲۸	منشی محمد ابراہیم صاحب
۹۶۳۰	محمد یعقوب خان صاحب
۹۶۷۳	رحیم اللہ صاحب
۹۶۸۶	ابوالبشیر منشی محمد رحمت اللہ
۹۶۸۹	سیکرٹری جماعت احمدیہ
۹۷۴۴	محمد اسمٰعیل صاحب
۹۸۰۳	سید رسول شاہ صاحب
۹۸۰۷	منشی محمد اسمٰعیل صاحب
۹۸۳۰	بابو فضل کریم احمد صاحب
۹۸۳۴	ممتاز احمد صاحب
۹۸۴۹	نبی بخش صاحب
۹۸۹۳	منشی کرم الدین صاحب
۹۹۱۸	فیروز محمد صاحب
۹۹۲۶	خواجہ محمد صدیق صاحب
۹۹۲۸	محمد عباس صاحب
۹۹۹۰	الٰہی بخش صاحب
۱۰۰۱۴	ام داؤد صاحب
۱۰۰۱۷	ملک عبدالرحمٰن صاحب
۱۰۰۲۳	مرزا مراد بیگ صاحب
۱۰۰۳۱	قاضی عمرالدین صاحب
۱۰۰۳۳	چوہدری منظور الحسن صاحب
۱۰۰۳۴	حبیب اللہ خان صاحب
۱۰۰۳۷	چوہدری محمد شریف صاحب
۱۰۰۴۳	شیخ صدیق احمد خان
۱۰۰۴۴	نور محمد صاحب
۱۰۰۵۲	ولی محمد صاحب
۱۰۰۵۷	سعید بن سالم صاحب
۱۰۰۶۱	شاہ شکیل احمد صاحب
۱۰۰۶۵	حسن خان صاحب
۱۰۰۹۷	پیر محمد زمان شاہ صاحب
۱۰۰۹۹	چوہدری رشید احمد صاحب
۱۰۱۳۹	لال خان صاحب
۱۰۱۵۵	نصیر احمد صاحب
۱۰۱۵۵	اللہ دتہ صاحب
۱۰۱۶۳	سید محمد حسین صاحب
۱۰۱۶۴	پریزیڈنٹ صاحب احمدیہ
۱۰۱۹۰	میاں ناصر احمد صاحب
۱۰۱۹۵	ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب
۱۰۱۹۸	چوہدری فتح محمد صاحب
۱۰۲۰۷	شیخ محمد خورشید خان صاحب
۱۰۲۲۶	امیر الدین صاحب
۱۰۲۴۱	منور احمد صاحب
۱۰۲۷۸	چوہدری عبدالرشید صاحب
۱۰۲۸۰	شیخ فتح محمد صاحب
۱۰۲۸۸	ثناء اللہ صاحب
۱۰۲۹۰	حکیم عبدالرحمٰن صاحب
۱۰۲۹۴	منشی مہر الٰہی بخش صاحب
۱۰۲۹۵	حکیم عطاء اللہ صاحب
۱۰۲۹۸	ابراہیم خان صاحب
۱۰۳۰۱	غلام احمد صاحب
۱۰۳۰۴	محمد اسحاق صاحب
۱۰۳۰۶	سیکرٹری انجمن احمدیہ
۱۰۳۰۷	میر غلام محمد صاحب
۱۰۳۰۹	سید ابن حسین صاحب
۱۰۳۱۷	مستری غلام احمد صاحب
۱۰۳۲۱	مولوی عطاء اللہ صاحب
۱۰۳۳۲	ایم ایچ ماریکر
۱۰۳۳۳	اکبر علی صاحب
۱۰۳۸۳	اے ایف خان صاحب
۱۰۳۸۴	بابو محمد فہیم اللہ صاحب
۱۰۳۸۵	ماسٹر عاشق محمد صاحب
۱۰۴۰۲	ماسٹر رحمت علی صاحب
۱۰۴۰۳	سعید احمد خان صاحب
۱۰۴۰۴	نیاز الدین صاحب
۱۰۴۰۶	راجہ اللہ داد خان صاحب
۱۰۴۰۷	مولوی عبدالکریم صاحب
۱۰۴۰۹	بابو مبارک احمد صاحب
۱۰۴۱۰	مولوی علی صاحب
۱۰۴۱۸	ایم ظہور الدین صاحب
۱۰۴۲۳	چوہدری غلام حیدر خان صاحب
۱۰۴۲۶	چوہدری سید احمد صاحب
۱۰۴۵۳	سپاہی واصل خان
۱۰۴۵۸	افتخار حسین صاحب
۱۰۴۸۷	فضل الٰہی صاحب
۱۰۴۹۱	محمد نواز خان صاحب
۹۵۴۲	چوہدری غلام حیدر صاحب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

گاندھی جی نے کانگرس سے اپنی علیحدگی کے متعلق ایک طویل بیان شائع کیا ہے۔ جس میں لکھا ہے۔ کہ میرا یہ عقیدہ مضبوط ہو گیا ہے۔ کہ مجلسوں میں کانگرس کی نمائندگی ضروری ہے۔ کانگرس اب ایک نمائشی جماعت بن گئی ہے۔ سالانہ اجلاس سنہ سے قبل کی طرح ایک تماشا بن کر رہ گئے ہیں۔ جن میں کئی جعلی ڈیلی گیٹ آجاتے ہیں۔ کانگرس ہمیشہ اپنے کاروبار کو چلانے کے لئے ہندی کے استعمال پر زور دیتی رہی ہے۔ مگر ممبروں نے اس کی طرف توجہ نہیں دی۔ کانگرس کو چاہیئے کہ اب اپنی سرگرمیوں کو دیہات میں پھیلائے اور دیہاتی صنعتوں کی تنظیم کرے۔ آخر میں لکھا ہے کہ میرا علیحدگی کا اعلان کوئی دھمکی نہیں۔ بلکہ اس بات کا قدرتی نتیجہ ہے۔ کہ کانسٹی ٹیوشن میں میری پیشکردہ ترامیم کو منظور نہیں کیا جاتا۔

مسز کملا دیوی چٹوپادھیائے نے بمبئی میں ۱۶ اکتوبر کو سوشلسٹوں کے ایک ایڈریس کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ ہندوستان کی نجات سوشلزم میں ہی ہے۔

انڈین سول سروس میں لنڈن سے ۱۵ اکتوبر کی اطلاع کے مطابق ۱۳ یورپین اور ۱۲ ہندوستانی لئے گئے ہیں۔ ہندوستانیوں میں صرف ایک مسلمان۔ ایک پارسی ایک اینگلو انڈین اور باقی نو ہندو ہیں۔

برلن سے ۱۶ اکتوبر کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ ہٹلر ایک اور قانون نافذ کرنے والا ہے۔ جس کے رو سے آئندہ وزراء کو اس کی وفاداری کا حلف لینا ہوگا۔ اور وہ پارلیمنٹ کے سامنے نہیں۔ بلکہ اس کے سامنے جواب دہ ہونگے۔

گاندھی جی کے متعلق واردھا سے ۱۶ اکتوبر کی اطلاع ہے۔ کہ ایک پریس نمائندہ کے سوال کے جواب میں آپ نے کہا۔ کہ کانگرس سے ریٹائر ہونے کے بعد میں پہلے یورپ اور امریکہ کی سیاحت کرونگا۔ تا ہندوستان کے متعلق غلط فہمیوں کو دور کر سکوں۔ واپسی پر میرا پروگرام کیا ہوگا۔ اس کے متعلق ابھی کچھ نہیں کہہ سکتا۔

کانگرس کمیٹی کی لنڈن برانچ کے بعض ممبر بمبئی سیشن میں شامل ہونے کے لئے ہندوستان آنا چاہتے تھے۔ مگر لنڈن سے ۱۶ اکتوبر کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ حکومت برطانیہ نے اس کی اجازت نہیں دی۔

ہر ہٹلر نے برلن سے ۱۵ اکتوبر کی اطلاع کے مطابق موجودہ جرمن نسل کو خالص رکھنے کے لئے حکم دیا ہے۔ کہ آئندہ کوئی غیر ملکی خواہ وہ یورپین ہو۔ خواہ ہندوستانی کسی جرمن عورت سے شادی نہیں کر سکتا۔

روم سے ۱۵ اکتوبر کی اطلاع ہے کہ پولیس نے یوگوسلاویہ کے ایک شخص کو معہ ایک پستول اور بعض ایسے کاغذات کے گرفتار کیا ہے۔ جن سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ مسولینی کو قتل کرنے کی سازش کی گئی ہے۔ تا شاہ یوگوسلاویہ کے قتل کا انتقام لیا جائے۔ اہل یوگوسلاویہ کا خیال ہے کہ اٹلی نے ان کے ملک پر قبضہ کرنے کے لئے ان کے بادشاہ کو قتل کرایا ہے۔

بوڈاپسٹ (ہنگری) سے ۱۶ اکتوبر کی خبر ہے۔ کہ پیکس کی کوئلہ کی کانوں کے کان کن اجرتوں میں مجوزہ تخفیف کے خلاف پروٹسٹ کرنے کے لئے سطح زمین سے ایک ہزار فٹ نیچے بیٹھے ہیں۔ اور عہد کر چکے ہیں۔ کہ جب تک انہیں یہ یقین نہ دلایا جائے۔ کہ تخفیف نہیں کی جائے گی۔ وہ باہر نہیں آئیں گے۔

ہندوستانی جلاوطنوں کو ملک میں واپس آنے کی اجازت دلانے کے لئے ایک لیبر ممبر پارلیمنٹ میں عرصہ سے کوشش کر رہے تھے۔ لنڈن سے ۱۶ اکتوبر کی اطلاع مظہر ہے کہ وزیر ہند نے انہیں جواب دیدیا ہے کہ وہ اس معاملہ میں کچھ نہیں کر سکتے۔ کیونکہ حکومت ہند ان پابندیوں کو دور کرنے کے حق میں نہیں۔

حکومت ہند ہندوستانی سڑکوں کی دیکھ بھال کے لئے ایک نیا محکمہ قائم کرنے والی ہے۔

لکھنؤ سے ۱۵ اکتوبر کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ پولیس نے ایک خطرناک پارٹی کے سرغنہ کو معہ آتشیں اسلحہ گرفتار کیا ہے۔ جو ۲ اکتوبر کو ایک سیاسی ڈاکہ کے ملزموں کو عدالت کی طرف جاتے ہوئے پولیس گارد پر فائر کرنے کا مکمل پروگرام تیار کر چکی تھی۔

ہارلکس مالٹڈ ملک کمپنی کے چیئرمین سر ارنسٹ ہارلک بارٹ ۸۴ سال کی عمر میں ۷ اکتوبر کو پیرس میں فوت ہو گئے۔ آپ اس کاروبار کے موجد سر جیمز ہارلک بارٹ کے سب سے بڑے فرزند تھے۔

کانگرس الیکشن بورڈ کے زیر اہتمام ۱۶ اکتوبر کو راولپنڈی میں ایک عظیم الشان جلسہ ہوا۔ ایک کانگرسی دوست لالہ نند لال لائلپوری نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ مسلمان آزادی کے نشہ سے سرشار ہیں۔ لیکن بھائی ہندوؤں کی تنگ فطری تعصب پسندی۔ اور وطن فروشی نے ان کو کانگرس سے علیحدگی پر مجبور کیا ہے۔ اگر بھائی پرمانند پنجاب کی سیاسیات سے علیحدہ ہو جائیں۔ تو مسلمان کانگرس کا اب بھی ساتھ دیں گے۔ پنڈت مالویہ کانگرس اور وطن کے خلاف ہمیشہ بغاوت کرتے آئے ہیں۔

ڈیوک اور ڈچز آف یارک کے ملک معظم کی مسعود جوبلی کے سلسلہ میں ہندوستان آنے کی جو خبر شائع ہوئی تھی۔ لنڈن سے ۱۶ اکتوبر کی اطلاع ہے۔ کہ سرکاری طور پر اس کی تردید ہو گئی ہے۔

حکومت بمبئی نے نوجوان مجرموں اور آوارہ گردوں کی تحقیقات کے لئے ایک کمیٹی مقرر کی تھی۔ جس نے رپورٹ پیش کر دی ہے اور لکھا ہے۔ کہ بمبئی میں بیس ہزار موالی ایسے ہیں۔ جو چھوٹے چھوٹے غریب اور قلاش بچوں کو جیب کترنے اور تالوں کے ذریعہ مکانوں کے اندر داخل ہو جانے کا فن سکھاتے اور پھر ان سے وارداتیں کراتے ہیں۔ ان کے ذریعہ مسکرات کی ناجائز تجارت کرتے اور جعلی سکے چلاتے ہیں۔

لنڈن سے ۱۶ اکتوبر کی خبر ہے کہ عدالت طلاق میں ڈیڑھ منٹ کے اندر ۱۵ طلاقیں منظور کی گئیں۔ گویا دو سو تیس مرد اور عورتوں کو دوبارہ شادی کا حق نوے سیکنڈ عطا کر دیا گیا۔

احراریوں کے جلسہ قادیان میں
مولوی ثناء اللہ صاحب وغیرہ شریک نہ ہونگے

اخبار اہلحدیث ۱۹ اکتوبر میں مولوی ثناء اللہ صاحب نے اعلان کیا کہ جلسہ قادیان جو عنقریب ہونے والا ہے۔ لوگ میری شرکت کی بابت سوال کرتے ہیں ان کو واضح ہو۔ کہ بانیان جلسہ نے اپنی کسی مصلحت کے ماتحت نہ مجھ سے مشورہ لیا۔ نہ دعوت دی۔ مولانا ابراہیم صاحب کے خط سے بھی ایسا ہی معلوم ہوتا ہے۔ ان حالات کے ماتحت ہماری شرکت نہ ہوگی ؛

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا۔ اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی